

1  
1

U.0459



وقال له الوحي تعالى ان الدين عند الله الاسلام



در مطبع مید واقع بر بیان پر کتب طبع گردید



۳۳۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و سپاس اس حق تبارک و تعالیٰ کے کہ اس سرِ اپنی کمالِ فضل و عنایت سے ہمارے  
اسلام کی دکھلائی اور مسلمان بنایا اور بشرطِ ادا و حقوقِ اسلام کے وعدہٴ مصلحت و  
بہشت برین کا کیا اور دخولِ دوزخ سے بچایا اور وہ دوزخ و سلام و شہنشاہِ نبی برحق اور شفیع  
مطلق حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ہمارے اس جنابِ محمد و حج و سبک  
حقیقت دینِ اسلام کی معلوم ہوئی اور حقوقِ اللہ اور حقوقِ العباد پر اطلاع اور معرفت  
پایا اور رحمت و برکت اور پرآلہ و مصاحبِ آنحضرت معلوم کے کہ انہوں نے سب سے پہلے اپنی  
کے سنت نبویؐ کو تابدوز قیامت زندہ اور جاری کر کے رسومِ کفر اور آئینِ فسق و فجور کو  
اتھاڑ دیا اور ہمارے اس سید و ابدِ محبت نیرازی محمد سعد الدین عثمانی بیان کرتا ہے

کہ بعضی اعز و حباب اور ابلہ اولوالالباب حق تعالیٰ مانگو دنیا میں خوش اور مخلوط ہوں  
 اور جنتی ہیں درجات عالیہ کو پہنچا دو اس گنہگار سے باعث اور مہم کہ ہوئے کہ مستحق  
 حقیقۃ الاسلام تالیف فرید عصر و جدید و ہر ایک اور مسند قضا ریت افزا و ملت میضا  
 میں محمد علی قاضی محمد سناہ الصہبانی نبی قدس سرہ کا حقوق اللہ اور حقوق المباد کے بیان  
 کمال موجز اور مختصر اور واسطو تعلیم عوام کے بہت بہتر ہو اگر اسکا ترجمہ زبان اردو  
 میں باقی محاورہ اس ملک کے لکھ جادو تو ہر ایک اور سکو پڑھیں اور سنیں تو فین عمل کی پاکر  
 اس حق حقوق اسلام پر سعی کریں اور ہم تم بھی ثواب پادین کہ الدال طے لکھ کر کفار علیہ مشہور  
 ہر چند کہ یہ خلیل البصافہ لیاقت بجا آئی اسی امر اہم کی زکھتا تھا لیکن اردو کی اور دلفشہی  
 اور دھونکی طریقہ اسلام و درجہ انکسراقتال امر کے کچھ علاج ندیکھنا چار نظر اور  
 اور توفیق حضرت باری عزرا سمیہ کے کہ ترجمہ اس کتاب مستطاب کا شہرہ کچھ شہرہ  
 میں بغیر لحاظ قدیم و تاخیر الفاظ عبارت عربی و فارسی کے اردو زبان میں بطور خلاصہ لکھنا  
 شرح کیا اور نام اسکا تحقیق الحق رکھا چنانچہ بعد تعالیٰ شانہ کے چند روز میں لکھ کر  
 ان صاحبوں کی خدمت میں حاضر کیا الحمد للہ کہ ان دوستان با مصلحت پسند خاطر  
 خاطر کافر و خطا زاد ٹھایا یا از رحم الراحمین اپنی عنایت و رحمت سے اسکے پڑھنے  
 اور سننے والوں کو ایسی توفیق دے کہ اسکے مطالب کو دریافت کر کے بدل جان  
 عمل کریں اور ہمیشہ شنبہ اور خاق بھیجا کراد کرے رہیں اور اس خلافت کو چین توفیق

ان غلاب سے بھٹاتے پادین اور بلا حساب و کتاب ہر شے برین میں پونچھیں اور حق  
تعالیٰ اس کتاب کو اور لوگوں کے سپر عمل کرنے کو وسیلہ نجات دیتی و دنیوی مجہد کا ستر  
بکر دار کا فراد آئین شہ میں سے **حجت علیا** حسین دست غنیم و علی اللہ برزقنی ملام

## آغاز ترجمہ کتاب حقیقۃ الاسلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم دستغین امی طالب علم اسلام کامل کے یقین دل سے معلوم کر کہ  
اسلام کامل اسکو کہتے ہیں کہ تو بقدر طاقت خود ہر ایک حد تک کافی ہمیشہ پورا  
دا کرتا ہے کسی قوم کا قصور و فقر و مہین و غل اور راہ ہا سے سو پہلی قسم  
حق میں حق حق بل و علا شانہ کا ہے پس لازم ہو کہ تو سب سے پہلے حق اسکا ادا کرتا  
رہ اسو اسکو کہ وجود اور جو چیزیں کہ بلع و جو کر ہیں بخشش اور غنا سے آگے جو کوئی آگے  
سہیم اور شکر نہیں جو کوئی دم کہ نیچو کو جاتا جو زندگی کے بڑھن کا سبب اور جی پر کھاتا  
طبیعت کو خوشی اور بازیگشی پس ایک یک دم میں دو نعمتیں حاصل ہوتی ہیں اور ہر ایک  
پر ایک شکر ادا کرنا واجب ہے پس **سنت** زبان کہ برآید کہ عہدہ شکرش عبادہ بہر طر  
بہر **بج** لگا کر تجکو حق تعالیٰ کی نعمت کے ادا کرنے کی توفیق حاصل ہو خواہ زبان سے خواہ  
یا تو فسخ خواہ دل سے سو نہ زبان اور ہا پانوں اور دل اور توفیق شکر کی یہ سب نعمتیں  
اور اسکی نعمتیں ہیں پس ہر ایک شکر پہی کئی شکر لازم ہو ہیں اس سے معلوم ہوا کہ بندہ کو

اللہ تعالیٰ کے شکر کے ذمہ اور عہدہ سوا بہر تھا مجال اور سر جیسے سلسل کا ہی چاہیہ تھا  
 خود فرماتا ہو کہ اگر تم شمار کرو اللہ کی نعمتیں ہرگز احاطہ اور شمار نہ کر سکو گے مقرر شدہ  
 غفور رحیم ہی یعنی بخشنے والا مہربان جو غفور رحیم کے لفظ میں اس بات کی طرف اشارہ  
 ہو کہ حق تعالیٰ نے اپنی بندہ و پروردہ تکلیف نہیں رکھی جو انکی طاقت سے باہر ہو اور اسکی  
 اٹھانے سے عاجز ہوں اس واسطے جو پرلے درجہ کا حق ادا کرے گا کہ ہو سو معاف کیا  
 اور بقدر طاقت اور وسعت کے شکر کا ادا کرنا واجب فرمایا جو شخص بقدر طاقت  
 بشری کے حق تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہو اسکو حق تعالیٰ نے اپنی فضل و کرم سے شکر کہا ہے  
 یعنی بڑا شکر گزار چنانچہ حضرت نوح علی نبینا و علیہ السلام کے حق میں فرمایا کہ نوح  
 بڑا شکر گزار بندہ تھا اب جو کوئی مقدور باکراد اس شکر میں قصور اور کوتاہی کرے  
 وہ بڑا ظالم اور نہایت ناشکر ہے کہ اسقدر نے انتہا نعمتیں ایسی منعم کی باکراد  
 شکر ادا کیا اور اپنی مقدور سے بھی قاصر ہوا فرمایا اللہ تعالیٰ اگر تم شمار کرو نعمتیں خدا  
 تو سب نعمتوں کا احاطہ نہ کر سکو گے مقرر آدمی یعنی اکثر لوگ بیشک بڑے ظالم اور  
 نہایت ناشکر ہیں خدا کی نعمتوں کے پس بقدر شکر کہ بندہ و نسو مطلوب ہے وہ بھیس ہے  
 کہ بندہ حق تعالیٰ کو اسکی صفات کمال کے ساتھ موافق نفس الامر کے بقدر اپنی طاقت  
 کے پچا نہیں اور مطابق اس کے حکم کے عقیدہ تھا اور خوی نیک در عمل صالح بجا آ رہیں



سے انھوں میں جو کچھ اوستو بندہ متکذیب پر احکام واجب کو بین اور نکو چاہی پس منجھلا  
 کرتے ہیں اور جو چیزیں کہ کردار بڑی ہیں انہی سے بچے ہیں اور دور بھاگین اور حق  
 تعالیٰ کی مرضی اور خواہش کو اپنی اور سارے جہان کی خواہش پر مقدم کہیں تو بدو و قلیت  
 نفس کا قہر و اثر کے شرمندہ اور غفلتوں یعنی قیامت کے دن ہر کوئی جائیگا کہ اس  
 چیز کو آگے رکھا اور کس چیز کو پیچھے کیا نفس کے خواہش کو حق تعالیٰ کی رضا مندی پر یا حق تعالیٰ  
 کی مرضی کو نفس کی خواہش پر اشد تعالیٰ نے فرمایا کہ تو کہہ ایسے سوال کر تمھاری ماں باپ  
 تمھاری بیٹے اور تمھاری بھائی اور تمھاری جو روین اور تمھاری کنبہ و آل اور تمھاری  
 مال جو تمھو کہائی ہیں اور سوداگری کہ تم کسی منفعت کی جانے رہی سو ڈرتے ہو اور دنیا  
 کے مکان جو تمھاری دلو پسند آئی ہیں بہت دوست ہو دین تمھاری نزدیک خدا و اولاد  
 رسول سو اور جہاد اور کوشش کہ فیو خدا کی راہ میں تو منتظر ہو اللہ حکم اور عذاب کے  
 لئے ایک بنائیں یا آخرت میں فائدہ مسلمان کو چاہیو کہ جسکو دوزخ رکھو تو خدا کیو اسطو اور کو  
 دشمن کہو تو خدا کیو اسطو اور کہو تو خدا کیو اسطو اور کہو تو خدا کیو اسطو اور کہو تو خدا کیو اسطو  
 میں یا خورد و لڑکوں کے غنہ میں کہو تو اس نیت سو رکھو کہ عشقانی جمیہ پر جب کیا ہی  
 چنانچہ ابو داؤد فی امامہ سو اور ترمذی فی معانی سو روا کیا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم  
 فرمایا جو شخص سبکو دوزخ رکھو تو خدا کیو اسطو اور دشمن کہو تو خدا کیو اسطو اور دوزخ رکھو تو خدا کیو اسطو

اور نہ ہی خدا کو اس شخص نے اپنا یا کوہ پر کیا اور بخاری مسلم نے اس سے  
 سے نقل کیا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی مسلمان عبادت گاہ میں جہت  
 لڑ کو نہ پہنچے کہ چم کرنا ہی تو اس کو ثواب صدقہ کا ملنا ہو فصل جبکہ پہنچنا اللہ تعالیٰ کی ذات  
 و صفات اور مرضیات و کرمات کا بلا واسطہ اور بغیر وسیلہ پیغمبر و علیہ السلام کے ممکن نہیں اور ہر عقل کو  
 کام نہیں ملتا اس واسطے ایمان لانا ساتھ کہ ہوں اور رسول کو اور جو کچھ انبیاء علیہم السلام  
 جتنے کے پاس سولائی ہیں اور خبر دے ہی ایمان بالہ میں نہ مل جی بخاری اور مسلم نے  
 لکھا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرستادگان قبیلہ عبد المطلب سے کہا  
 کہ تم جانتے ہو ایمان بالہ کیا چیز ہے انھوں نے عرض کیا کہ اللہ اور اللہ کا رسول خوب جانتے  
 ہیں آپ نے فرمایا گو اسی دینا اللہ کی وحدانیت پر اور محمد کی رسالت پر اور جانا چاہو کہ اللہ  
 اور فرمانبردار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعینہ اطاعت فرمانبردار حق جل شانہ کی ہو چاہے  
 حق تعالیٰ نے فرمایا ہو کہ جس شخص نے رسول اللہ کی فرمانبرداری کی بیشک اللہ تعالیٰ  
 کی اطاعت بجالایا اور محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہی محبت حق تعالیٰ کی ہے بخاری و مسلم نے  
 لکھا کہ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نبی پر باپ اور بیٹی سو اور سب  
 سو تکبیر زیادہ دوزخ میں اس کا ایمان صحیح نہیں ایسے ثابت ہو کہ جیسے ادا کرنا حق نہیں  
 تعالیٰ کا طاقت بشری سو باہر ہو ویسی ہی ادا کرنا حق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بابت انسان

سو خارج ہو لیکن فرض یہ ہے کہ حق اقدس و رفیع و مکرر اور بقد طاقت بجا آتا رہے اور  
 پہچان اسکی یہ ہے کہ جس کام کے کر نیکیو فرمایا سو خوشی خاطر دل لگا کر بغیر کسی دریادتی  
 کے کرنا اور جس سے منع کیا اور سکون بڑا جان کر دور بھاگنا اور انکی روح مقدس مظهر پرورد  
 و سلام کی کثرت کرے اور انکے آل و اصحاب کے ساتھ محبت رکھو فصل اب جاننا چاہئے کہ جیسا  
 پہچان ذات و صفات اور مرتبہ نامرضی عن تعالیٰ کا بوسیله پیغمبر صلیا علیہ وسلم کے انکی آل و اصحاب  
 رضی اللہ عنہم کو حاصل ہوا اور میرے آریا و یاسا ہی ہو کر توسل آل و اصحاب آنحضرت مسلم کے پونچھا  
 علی الخصوص اسبی بازوی خلفاء راشدین کے دین اسلام نے قوت اور توفیق پائی اور اقوال و  
 افعال پیغمبر صاحب سلم کے جو بفضل اصحاب کو معلوم تھی اور اکثر کو معلوم نہ ہو سکا وہ کائنات  
 خلفاء راشدین کیسے و کس وقت جہان میں منتشر اور مشہور ہوئے اور مسائل مختلف فیہ جمع علیہ ہوئے  
 اسوا ہوئے کہ ہر مسئلہ میں اصحاب کو جمع کر کے خوب چنانک تحقیق کو پونچھا کے رواج دیتے تھے  
 اور ظاہر کرتے تھے پس ادا کرنا حق صحابہ و اہل بیت علیہم الرضوان کا عین ادا کرنا حق رسول اللہ  
 صلیا علیہ وسلم کا ہوا محبت ادا طاعت انکی ہو پونچھا اور اطاعت آنحضرت مسلم کی ہو چنانچہ ترمذی نے  
 عبد اللہ بن مسعود سے نقل کیا کہ پیغمبر صلیا علیہ وسلم نے فرمایا میں شخص نے میرے اصحاب کو بہت  
 رکھا سو مجھ سے میری دوستی کے انکو دوست رکھا اور جس کو انکو دشمن کہا سو میری دشمنی کے  
 سبب انکو دشمن رکھا اور جس کو انکو ادا دی سو میں انکو دشمنی چھو ادا دی اور جس نے

محکوم ایدادی سو مقرر اکسوی الہ کو ایدادی اور مسلم اور ترندی نے خلیفہ سی روایت کی ہے  
 کہ پیغمبر صاحب مسلم نے فرمایا بعد میرا بکر اور عورت کی پروردی کچھ ہو جو بعد میر خلیفہ  
 ہو دینگو اور فرمایا کہ انہو اور لازم جا فواد عمل کرو بعد میر کے طریق پر اور خلفاء  
 کے طریق پر جو میر کے بعد ہو دینگو اور طبرہا اور حاکم نے بیان کیا کہ ابن عباسؓ نے کہا کہ پیغمبر  
 مسلم نے فرمایا کہ میں علم کا شہر ہوں اور علیؓ اسکا مدد دانہ ہو اور احمد و جبرانی زید بن ثابت  
 وغیرہ سونقل کیا کہ پیغمبر صاحب مسلم نے فرمایا میں تمہارے درمیان میں اپنے بعد دو کو سیلو مضبوط  
 چھوڑتا ہوں ایک کلام اللہ اور دوسرا اپنی غرت یعنی اولاد بکر گوشہ رضی اللہ عنہم اجمعین اور  
 فرمایا کہ سیکھو نصف علم اس تمیز اسی یعنی عائشہ صدیقہ رحمہا اور زینب حضرت عمرؓ سے روایا کیا کہ  
 پیغمبر صاحب مسلم نے فرمایا میرے اصحاب تارونکی مانند ہیں اور میں سی جس صحابی کے تہہ سپرد  
 کر دو سیدھی راہ پاؤ گے اس مضمون کی حدیثیں اور بھی بہت ہیں فصل جیسا کہ حق اصحاب  
 اور اہل بیت رضی اللہ عنہم کا حق تعالیٰ کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں داخل ہو گیا  
 ہی حق علماء محدثین اور فقہاء مجتہدین اور مصنفان کتب بن اور استادان علوم ظاہر  
 پیران علوم باطن کا بیچ رنگ اہل بیت و اصحاب کے داخل ادا می حقوق خدا و رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 ہو کیونکہ بھہ لوگ وارث پیغمبر و کج اور دشمنان و اے علم دین کے ہیں اصحاب ہن فی بشر  
 بن نفیس سونقل کیا کہ پیغمبر صاحب مسلم نے فرمایا مقرر اونی تحقیقت عالم لوگ داران ہن

ہین اور نے شک نسبتاً علیہم السلام کوئی درم اور دینار نہیں چوڑ گئی بلکہ آنھوں نے  
 علم کے سوا کچھ نہیں چوڑا اور ترمذی نے ابی امامہ سی اور دارمی نے کھول سے اور  
 حسن نے روایت کیا ہے کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا بزرگی عالم کی عابد پر ایسی جو جیسے میرے  
 بزرگی ادنی مسلمان پر پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی **لَا تَكِبْ خَشْيَةَ اللَّهِ فَإِنَّهُ أَعْلَمُ**  
 یعنی بند و نہیں جو لوگ کہ عالم ہیں ہی خدا ڈرتے ہیں اور کچھ بھی آنحضرت صلعم نے  
 فرمایا ہے کہ مجھ کو اللہ تعالیٰ نے صرف تعلیم ہی کیو سطا بھیجا ہے اور بیعتی نے لکھا ہے کہ  
 انس نے نقل کیا کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بہت بڑا جواد ہے اور آدمیوں  
 میں میں بڑا جواد ہوں اور میرے بعد وہ بڑا جواد ہے کہ وہ سنی علم پر ہر کو کو نکو سکھلا  
 اور جہا نہیں پھیلا یا وہ شخص قیامت کے دن ایک گروہ اور امت علاحدہ ہو کر آدھا بچا یعنی ہر  
 کہ وہ خود امتی ہی نہیں کہ اسکی ساتھ امت ہو لیکن جماعت شاگردوں کی مثل امت  
 کے اسکے ساتھ ہوگی اور وہی نے عمران بن حصین سی روایت کی ہے کہ پیغمبر صاحب صلعم نے  
 فرمایا قیامت کے دن عالموں کی روشنائی اور شہیدوں کا خون میزان میں کہیں گی پھر ان  
 کی سیاہی شہیدوں کے خون پر غالب ہوگی علماء اور اولیاء کی اطاعت اور فرمانبرداری  
 اطاعت فرمانبرداری خدا اور رسول اللہ صلعم کی ہے اور محبت الہی محبت الہی استعلاء  
 نے فرمایا ہے کہ خدا کی فرمانبرداری کرو اور خدا رسول کی فرمانبرداری کرو اور جو لوگ

کہ خدا کا حکم بندہ کو پہنچا سکتے ہیں انکی فرمانبرداری کر دینی عالموں کی پیروی سے  
 اور انکے آل و اصحاب اور ظاہر باطن کے علماء السلب تعالیٰ کے بندے ہیں ہر چند کہ حق  
 انکا بندہ نہ کے حق میں داخل ہو لیکن فی الحقیقۃ اللہ تعالیٰ کے حق میں ملا ہوا ہے اور  
 اگر انبیاء اور علماء علیہم الصلوٰۃ والسلام والرضوان کو اللہ تعالیٰ پیدا کرنا تو نہ کوئی خدا کو پہچانتا  
 اور نہ کوئی اسکا حق ادا کرتا پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا کہ اگر ہایت خدا تعالیٰ کی نہ ہوتی  
 اللہ تعالیٰ کتابیں اتارتا اور رسول کو نہ بھیجتا تو کوئی شخص ہایت نہ پاتا اور نہ کوئی زکوٰۃ  
 دیتا نہ نماز پڑھتا یہ لوگ انبیاء اور اولیاء حق تعالیٰ کی ذکر اور یاد میں مشغول اور غرق  
 ہیں انکو دیکھو کہ جو حق تعالیٰ یاد آتا ہے دوستی اور انکی خدا کی دوستی اور دشمنی انکی خدا کے  
 دشمنی ہے چنانچہ حدیث قدسی میں فاروہی لغوی لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرمایا ہے میرے بندہ زمین سے  
 اولیاء وہ ہیں کہ جہان میرا ذکر ہوتا ہے وہ ان کا ذکر ہوتا ہے جہان اور خدا ذکر ہوتا ہے  
 وہ ان میرا ذکر ہوتا ہے اور بخاری نے ابیریرہ غسی نقل کیا ہے کہ مجھ بھی حدیث قدسی  
 میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو شخص میرے کسی پیغمبر کے ساتھ دشمنی کرے گا میں اسکو  
 خبردار کرتا ہوں کہ میرے ساتھ وہ شخص لڑے اور اس طرح حدیث نبوی میں بھی آیا ہے  
 قسم دوم در حقوق عباد حقوق لہا و بین حق ان لوگوں کا ہے جو منظر بعض  
 حقوق اللہ کی ہیں اور ظاہر بجا و پرورش میں اور دوزی وغیرہ کی پوچھنا میں

واسطیٰ کربس پری بن حبیب ان باب اور وادی داد اسو جو لوگ کہ ظاہر میں اسے  
 آئے سب سے پرور شہ کہ داتا پری یار دوزی پوچھا تا ہی یا کسی طرح حکمت یا راحت یا عزت  
 پا کوئی اور منفعت انکو اتھسے پتا ہی شکر ادھکا بھی واجب مسلم و ترمذی نے ابی سعید  
 سوریٰ کی ہو کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا جو شخص آدمی کا شکر ادا کرے وہ اسے خدا کا شکر  
 ادا کیا فصل ان سبب حق میں پہلا اور سب سے زیادہ حق مان با پکا ہی اللہ تعالیٰ نے  
 فرمایا ہو کہ میں نے انسان کو حکم کیا اس بات کا کہ نکوی کرے اپنا حق باپ کے ساتھ جو حق نکوی  
 کرے نیکو ہے مان فی انکو نعمتی پر نعمتی کے سبب ہیٹ میں اٹھایا اور دوسرے اسکو دوسرا دلا  
 شکر کر میرا اور اپنا حق باپ کا بھی حکم قرآن مجید میں لکھی جگہ آیا ہو اور بخاری و مسلم فی  
 عبد الصمد بن عمر رضی اللہ عنہما کی ہو کہ پیغمبر صاحب صلعم نے اشرک کو اور عقوق کو کبار میں فرمایا  
 اشرک کہتے ہیں خدا کے ذات با صفا میں کسی شریک کر نیکو اور عقوق کہتے ہیں ان باپ کے  
 ستا نیکو اور نافرمانی کر نیکو۔ حق کے معنی کاٹنا اور شق کرنا بھلائے پر اور مسکے کہ  
 اسکو معنی نکوی کرنا اور ملانا اور احمد معاذ بن جبل سوریٰ کی ہو کہ پیغمبر صاحب صلعم  
 نے دس چیز کی کر نیکو وصیت فرمائی اور نہیں ایک یہ فرمایا کہ شریک مت کر خدا کے ساتھ  
 کسی چیز کو اگر چہ چھکو مار ڈالیں اور جلا دیں دوسرا بھی کہ ان باپ کی نافرمانی مت کر  
 اعدا دیکھو اپنا مسکے اگر چہ چھکو حکم دین کہ اپنی جبر و اور لڑکوں سے اور بال و سبب

سے جدا ہوا اور بخاری و مسلم نے ابیہریرہ سے نقل کیا کہ ایک شخص نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو پوچھا کہ سب سے زیادہ خدا رکون ہے جس کے ساتھ اچھی طرح گزراں کروں اور جس سے پیش آؤں آپ فی فرمایا تیری مان سب سے زیادہ خدا ہے پھر اوس کو پوچھا اوسکی بعد کون ہے حضرت نے فرمایا کہ تیری مان پھر اوس کو عرض کیا کہ پھر اوسکی بعد کون اس لائق ہوگا آپ نے فرمایا کہ تیری مان اس لائق ہے جو تھی بار پھر اوس کو سوال کیا کہ بار رسول اللہ پھر کون ہے جو تھی بار کے جواب میں فرمایا تیرا باپ پھر اوس کو بعد اُس سے کہ تیرا پھر اوسکی بعد اُس سے لے کر یعنی خدا مان باپ کے جیسا جکا در جہ اور مرتبہ رشتہ میں کہتے ہیں ویسا ہی اس کا حق بھی کترے اور صحیح مسلم میں ابیہریرہ سے روایت ہے کہ ایک روز پیغمبر صاحب صلعم نے تین بزرگان مبارک کو فرمایا خاک بھر بونا کہ اُس شخص کی یادوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کی حق میں جتنے ہوتا ہے فرمایا جس شخص کے ان باپ و نوا ایک اُس کو پاس بوڑھو ہوں اور وہ شخص بہشت سے محروم ہے یعنی اطاعت اور خدمت ان باپ کی ہر وقت سببِ غفلت بہشت کا ہے اور ہر وقت ضعف و پیری کے اور انکی طاقت نشست و برخاست کی موقوف ہو اور یہ شخص اب وقت میں انکی فرمانبرداری اور خدمت گزاری نہیں کرتا اور بہشت سے محروم رہتا ہے اور صحیح ترمذی میں ابن عمر سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے سوا ایک بزرگانہ سرزد ہوا ہے سو میرے توبہ کیونکر قبول ہوتا ہے پوچھا تیری مان زندہ ہے یا بولتا ہے



پھر آپ نے فرمایا تیری کوئی خالہ ہو کہا ہے آپ نے فرمایا تو اس کے ساتھ جی کر اور پیہر  
 صاحب سلم نے فرمایا ہو کہ جو شخص اپنے باپ کے حقوق ادا کرنے میں اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار  
 ہو یعنی اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی لحاظ سے ہی ان باپ کا حق ادا کرے تو اس کو پہلو دے دوں  
 بہشت کے کھولے جاؤں اور جو اکیلی مان یا اکیلا باپ ہو تو ایک دروازہ کھولا جاوے اور جو  
 ان باپ کے حقوق ادا کرنے میں حق تعالیٰ کی نافرمانی کرے تو اس کو دھک دے دوں اور اس کو  
 کھولے کھولے جاؤں اور جو ایک ہو تو ایک کھولا جاوے گو گنچ پوچھا یا رسول اللہ اور جو  
 مان باطلیم کریں آپ فی تین بار فرمایا اگر چہ ان باپ و سپہر ظلم کریں اور پیہر بھی  
 اللہ صلیم نے فرمایا ہو کہ جو نیک بیٹا اپنی مان باپ کی طرف رحمت کی نظر سے دیکھتا  
 رہے اللہ تعالیٰ اس کو پہلو دے دوں اور اس کے بدلے ایسے ایک ایک جم کا ثواب لکھتا  
 سین کوئی گناہ نہوا ہو یعنی وہ جم کہ گناہ خشنی ہو یا روتنے عرض کیا یا رسول اللہ  
 اگر ہر روز سو بار دیکھے تو ہر روز سو جم کا ثواب پاؤں فرمایا مان البتہ اللہ بہت بڑا  
 اور بہت خوب ہے اور یہ بات اس کی نزدیک کچھ مشکل نہیں ہو یہ وہ و نو حد شین پہنچے  
 ابن عباس سے روایت کی ہیں ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ میرا ارادہ جہاد کا  
 آپ فی پوچھا تیری مان زندہ ہو عرض کیا زندہ ہو فرمایا تو اس کی خدمت گزار ہیں مگر  
 بہشت اس کی قدموں کے نیچے ہی اس حدیث کو یہ بھی نے معاذ بن جبل سے روایت کیا ہے

ترمذی اور ابو داؤد نے ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے کہ ابن عمرؓ نے کہا یا رسول اللہؐ  
 میری ایک جھڑک میں اس کو بہت چاہتا ہوں اور یا اپنے عمر اس سے ناخوش ہے  
 آپؐ فرمایا تو اس کو طلاق دی آپؐ نے ابی امامہؓ سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے پیغمبرؐ  
 صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ماں باپ کا کیا حق ہے آپؐ نے فرمایا وہ دو تو میری بہشت اور دوزخ میں یعنی  
 تو اگر انکی اطاعت اور خدمت گذاری میں ہو گا بہشت پاویگا نہیں تو دوزخی ہو گا ابو داؤد  
 وابن ماجہ نے عمرو بن شعبہؓ سے اور اسحاق بن ابی اسودؓ کی ہر ایک ایک شخص نے پیغمبر صلی اللہ  
 علیہ وسلم سے کہ یا رسول اللہ میرا باپ چاہتا کہ میرا مال چھین لے آپؐ نے فرمایا تو اس سے  
 مال سب تیری باپ کا ہے پھر فرمایا کہ اولاد تمہاری تمہاری کمائی کی سب چیزوں میں آگے  
 کمائی ہو تم کہاؤ اپنی اولاد کی کسب کمائی میں سے اب جائے چاہو کہ نفقہ ملے یا نہ اور اس  
 داؤد کا جو مجلس میں اگرچہ کمانے کی طاقت رکھتی ہوں یا کافر ذمی ہوں اس اولاد پر جو آزار  
 اور عاقل بالغ ہوں واجب بشرطیکہ اولاد کو کسب قدرت بھی ہو صحیحین میں یعنی بخاری و مسلم  
 میں اس امر بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے کہ اسی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا میری ماں جو لیکن  
 کافرہ ہے میں اس سے ملوں اور صلہ رحم کر دوں فرمایا البتہ تو اس کی تسبیح صلہ رحم کر  
 خاطر داری اور رضا جوئی ماں باپ کی اور حکم بجالانا واجب مگر کسی گناہ میں یا ترک فرائض  
 و واجبات میں اطاعت انکی درست نہیں ترمذی نے عبد اللہ بن عمرؓ سے نقل کیا ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو حق تعالیٰ کی رضا مندی باپ کی رضا مندی میں ہے اور اللہ تعالیٰ  
 حق تعالیٰ کی باپ کی تائیدی میں متروک عشاء کہتا ہے (یہ حدیث قدسی میں ہے) اصل کتاب  
 میں پائین) اور حدیث قدسی میں آیا ہے اور رسول اللہ جو شخص مان باپ کے اطاعت میں ہے  
 اس کی فوج کدی کہ تو جو پاسے سو بڑا کام کر اللہ تعالیٰ نے تجھ کو بخش دیا اور جو کدی  
 مان باپ کی اطاعت سے باہر ہو اور اذکوستانا ہو تو اس کی کدی کہ تو جو پاسے سو جہا  
 کام کر اللہ تعالیٰ تجھ کو نہیں بخش دیا اور یہ بھی حدیث قدسی میں وارد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے  
 فرمایا جس شخص سے اس کے مان باپ خوش ہوں تو میں بھی اس سے خوش ہوں اور حق تعالیٰ  
 نے قرآن شریف میں فرمایا ہو اگر تیرے مان باپ تجھ کو سب بات پر کہ تو شریک ہو کر  
 میرا اس چیز کو جس کا تجھ کو علم اور خبر نہیں یعنی تو علم توحید کا کہتا ہو سو سب بات میں تو انکی  
 اطاعت مت کر اور دنیا میں ان کے ساتھ بخوبی صحبت رکھ اور ساتھ ہی جو عظم شریعت ہے  
 جائز ہے اور احمد و حاکم نے عمران سی اور حکیم نے عمر و انفار سی ہی روایت کیا ہے کہ  
 پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا کیسے فرمانبرداری نہیں حق تعالیٰ کی نافرمانی میں اور صبر ہے  
 حقت علی بن موسیٰ کہتا ہے کہ فرمانبرداری کسی بندہ کی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی درست  
 نہیں اور اطاعت اسی امر میں درست جو شریعت میں درست ہے اور رسول اللہ صلی  
 نے فرمایا جو کہ بڑی بھائی کا حق چھوٹی بھائی پر ایسا ہے جیسا باپ کا حق بیٹے پر

«  
 اصل حدیث میں ہے  
 حدیث نبویہ

فصل باب کے حقوق میں بعد بھی جو کہ اسکے دوستوں کے ساتھ دوستی اور نیکی کیسے  
 مسلم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ پیغمبر صاحب سلم نے فرمایا کمال نکوئی کا وہ جو کہ  
 بیٹا اپنے باپ کے پیچھے اس کے دوستوں کو ساتھ لے کر سے صلہ اس کو کہتے ہیں کہ جو  
 چیز سب ملاپ اور محبت کا جو حیثیت مائی اور خدمت بدنی اور خوش خلقی اور  
 پیش آوی دروغ نکرے فصل کنسبہ الوثق کے حق کے یا نہیں اور ان باب کے حقوق میں  
 ایک کچھ بھی ہے کہ ماں باپ کی اولاد اور ان کے بھائیوں اور بہنوں کے ساتھ صلہ اور  
 نکوئی کرے یعنی اپنے بھائیوں اور بہنوں کے ساتھ اور ان کی اولاد کی سہارا اور اپنے  
 چچوں اور چچو بھائیوں اور ماموں اور خالوں کے ساتھ اور ان کی اولاد کے ساتھ نکو  
 اور محبت اور ملاپ کرتا رہے لیکن جو ان میں زیادہ قریب ہو اس کا حق زیادہ ہے اور جو  
 قرابت میں کمتر ہو اس کا حق نسبت زیادہ قریب کے کمتر سمجھ حق تعالیٰ نے فرمایا صاحب  
 قرابت کا حق ادا کر سب سے پہلی ہر غنی پر فقہ ذیرحم محرم کا واجب بشرطیکہ محتاج ہو  
 طاقت کسب کی نہ رکھتا ہو اور مسلمان بھی ہو فرمایا اللہ تعالیٰ نے وارث پر نفقہ واجب  
 مثل نفقہ اولاد کی اور جو شخص اپنی ذیرحم محرم کا مالک ہو تو بوجہ مالک سچو کی دہ ذیرحم  
 محرم آزاد ہو جاتا ہے یعنی ملوک اور غلام نہیں رہتا اگرچہ کافر ہو چنانچہ احمد اور ابو ذر  
 اور حاکم نے سمرہ سے روایت کی ہے کہ پیغمبر صاحب سلم نے فرمایا جو شخص اپنی ذیرحم محرم

کا مالک ہو رہی رہی رحم محرم ازاد ہی مثلاً ایک شخص کا بھائی کسی کا غلام تھا اس شخص  
 نے اپنی بھائی کو مالک سی خرید کیا پس مجھ و خرید کر نیکی وہ غلام ازاد ہو گیا اور جمع کرنا  
 دو عورتوں فی رحم محرم کا حرام ہے کہ قطع رحم ہوتا ہے اور قریبون میں جو شخص محرم  
 اگرچہ نفقہ اسکا واجب نہیں پر صلہ اسکا واجب اور قطع رحم کرنا حرام ہے اور ناقصت اس کے  
 درست نہیں بخاری مسلم نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فی مخلوقات کو  
 پیدا کیا پہر جس وقت پیدا کرنے سے فراغت پائی تو رحم نے اٹھ کر اللہ تعالیٰ کا حقہ پکڑ لیا تو اللہ  
 نے فرمایا تو کیا چاہتا ہے جسے عرض کیا کہ بار خدا یا میں کہتا ہوں چاہے تو ہٹتا ہوں قطع  
 سے یعنی میں چاہتا ہوں کہ کوئی مجھ کو قطع کرے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا تو راضی نہیں سب سے  
 پر کہ جو کوئی مجھ کو وصل کرے میں اس کی تنہا وصل کر دوں اور جو کوئی مجھ کو قطع کرے میں اس  
 سے قطع کر دوں تب رحم بولا کہ میں راضی ہوں اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں ایسا ہی کر دوں گا۔  
 حقہ کہتی ہیں ازار بند کو اور یہاں پر بطریق مجاز کے کہا ہے مواد اس سے بھی ہے کہ رحم فی  
 قطع سے جناب لہی میں پناہ ڈھونڈ ہی عجب محاورہ میں بولتی ہیں عذت بخوة غلام یعنی  
 غلام کے ساتھ میں نے پناہ ڈھونڈ ہی اور ابوداؤد و ترمذی نے اور احمد و حاکم نے  
 عبدالرحمن بن عوف سے اور حاکم فی انبیاء سے بھی روایت کی ہے کہ حدیث قدسی میں آیا  
 میں کہ ہوں اور میں رحمن رحیم میں نے رحم کو پیدا کیا اور اپنی تمام مخلوق اس کو جو کوئی اس کو وصل

کر گیا میں اسکی ساتھ وصل کروں گا اور جو کوئی اسکو قطع کر گیا میں اسکی قطع کر دنگا اور  
 بخاری نے ابیہر ہر ہسی جاکلیا کہ پیغمبر صلیم نے فرمایا کہ اسے تھاکے ساتھ رحم ایک بت اور  
 اتصال کہتا ہو سواۃ تعالیٰ نے فرمایا جو کوئی تجکو وصل کرے اور بلاؤ میں اسکو تھ وصل  
 کرے اور جو کوئی تجکو قطع کرے میں اسکی قطع کر دوں اور مجھ میں ہسی مضمون کی حدیث تھ  
 عائشہ صدیقہ نہ سہی منقول ہو اور مجھ میں جبرین معلم سہی مروی کہ پیغمبر صلیم نے فرمایا  
 زہم کا قطع کر نیوالا بہشت میں نجا دے گا اور یہی نے عبد اللہ بن ابی اوفی سے نقل کیا ہے  
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر جس قوم میں ایک شخص بھی قاطع رحم ہوگا اس  
 ساری قوم پر رحمت نازل نہو گی غرض کہ صلہ رحم کے واجب ہو نہیں اور قطع رحم کے حرام ہونے  
 میں بہت حدیثیں وارد ہیں اسو اسطی ہر شخص پر واجب کہ نسب پنا خوب تحقیق کرے اور اس  
 خبر دار ہو تاکہ صلہ رحم کرتا ہو اور قطع رحم نہ کرے جو فائدہ پیغمبر صلیم نے فرمایا ہے کہ بڑے  
 بھائی کا حق چھوٹے بھائی پر ایسا ہو جیسا کہ باپ کا بیٹے پر اللہ تعالیٰ نے زمین میں فساد  
 پھیلانے کے لیے اور قاطع رحم پر لعنت کی ہو اور فرمایا ہے کہ قریب اگر تم روگردانی کرو گے  
 منہ پھیرو خدا حکم سے کہ زمین میں فساد کرو اور اپنا رحم کو قطع کرو وہی لوگ ہیں کہ اللہ  
 نے ان پر لعنت کی ہو اور انکو ہر اکروا اور انکی آنکھیں اندھی کر دیں کہ حق کو نہ دیکھتے ہیں  
 ہیں باز جو دیکہ نیرید پلید میں موجبات لعن خدا ان کی بہت تھی لیکن امام احمد حنبل نے

مزدوری نہیں مانگتا لیکن میرا قربا کے ساتھ تنکو دوستی رکھنا چاہیے اور میرے  
 فرمایا کہ اسی رسول کہد ہوں ان لوگوں سے جو اللہ تعالیٰ کے بیٹا ثابت کرتے ہیں کہ اگر اللہ  
 کے اولاد ہوتی تو پہلے سب میں اسکی عبادت کو تا سوا اللہ تعالیٰ ایسی چیزوں سے پاک ہے  
 اس آیت سے ثابت ہوا کہ جس کیسے ذمہ پر کیا حق ہو تو اسکی اولاد کے ساتھ ادا کر دو اور  
 جو سادات اور پیرزادہ نہیں کوئی فاسق یا کافر یا رافضی یا بدعتی ہو تو چاہیے کہ اسکو  
 سبھاؤ اور نصیحت کرتا رہی اور اگر کافر یا رافضی یا خارجی یا بدعتی وغیرہ ہو کہ کفر کو چھپا  
 تو اسکے ساتھ دوستی کرنا چاہیے اللہ تعالیٰ فرمایا ہوا اسی مسلمانوں کو گو نبر اللہ تعالیٰ نے  
 غضب اور غصہ کیا ہوا انکو ساتھ دوستی مت کرو بیشک وہ لوگ نا امید ہیں آخرت میں جیستو نا  
 ہوئی کفار اصحاب قبور و ادرحق تعالیٰ نے حضرت نوح علی نبینا وعلیہ السلام کی بیٹے کے  
 حق میں حضرت نوح سے فرمایا کہ وہ میرا اہل نہیں اسکی عمل بُری ہیں اور صحیحین میں جو حدیث  
 سے روایت ہو کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا فلا نے شخص کے اولاد میری دوست نہیں  
 میرا دوست تو خدا ہوا درنیکبت مسلمان لیکن انکو میری ساتھ کچھ قرابت ہو سباحت سے  
 انکے ساتھ صلہ رحم کرنا ہوں بعد ایش سے معلوم ہوا کہ سادات اور پیرزادہ اور اپنے  
 قرابتی اگر کافر ہوں یا رافضی ہوں یا خارجی انکی ساتھ دوستی نہ کرنا چاہیے لیکن صلہ  
 احسان سوز دین نہ کیجی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہوا کہ کفار اہل ذمہ پر بھی احسان اور نیکوئی

مضامین فصل ہاں باپ کے حقوق میں دودھ پلانے والی کا بھی حق ملا ہوا ہے کہ  
 کہ حقیقتی جو لوگ نسب میں جہل سے کٹے ہوئے در ضائع میں بھی حرام کئی ہیں اور جیسے کہ وہ  
 بہترین حیثیت سے کسی کا نکاح میں جمع کرنا حرام ہو جیسی ہی دو بہنوں کا بھی جمع کرنا  
 نکاح میں حرام تاکہ موجب قطع رحم کا نہ ہو اور اوداد میں ابو الطغلی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 اپنے دودھ پلانے والی کو اسطیٰ اپنی چادر پھیلا دی اور اوپر بیٹھا یا قسم قسم تیسری حق  
 العباد میں ان لوگوں کا حق ہے جو مظہر قیامی اور ملکیت حق تعالیٰ کی ہیں جیسے شاہ  
 مسلمان اور اہل مسلمان اور فاضل سوانہ کا حق رحمت پر ہوا اور خاندان کا حق جہد و پاداش  
 کا نظام پیدا کر کے سردار کا گھر کے سب کو نپر اسوا اسطو کہ بند و بست ملک اور شہر کا  
 گھر کا ایک ایک شخص سے تعلق رکھتا ہے اگر ایک ملک میں دو بادشاہ ہوں یا ایک شہر  
 میں دو امیر یا ایک گھر میں دو مالک تو فساد عظیم بہا ہو فصل رحمت پر اطاعت بادشاہ  
 کی اور شہر کے امیر کی اور لشکر کے سردار کی واجب بشرطیکہ شرع شریف کے خلاف  
 حکم نہ کریں اگرچہ ان کا حکم طبیعت کے خلاف ہو اور تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اطاعت کرو خدا  
 کی اور خدا کے رسول کی اور جو اختیار ہے میں تم میں قائم ہے اختیار کے بادشاہ اور خدا  
 اور جو کس کام پر مقرر ہوا اسکی حکم پر چلنا ضروری جب تک کہ خلاف خدا و رسول کے حکم  
 نہ ہو اگرچہ یہ خلاف حکم کریں تو وہ حکم ناسخا ہے اور خدا ہی مسلم نے ابھر رہا ہے



حدیث کی جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے میری فرمانبرداری کی تو میں نے  
 سے شک اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی اور جس نے میرا حکم نہ مانا اور جس نے بیشک سے شک کا حکم نہ مانا  
 اور جس نے میرا بیعتے اور الامر کا حکم نہ مانا اور جس نے بیشک میرا حکم نہ مانا اور جس نے میری نافرمانی  
 کی اور جس نے بیشک میری نافرمانی کی بادشاہ تو مسلمانوں کی مثال ہی مسلمان کفار سے  
 جہاد کرتے ہیں اور بادشاہ کی پناہ ہونڈھتے ہیں سو اگر بادشاہ فی قہوی اور عدل کے ساتھ  
 حکم کیا تو ثواب پادشاه اور جو اسکے خلاف کہیگا تو کشتہ کار ہوگا اور بخاری ام المومنین  
 نقل کیا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حاکم کی بات کو سنو اور حکم مانو اگرچہ تم پر ایسا ظلام  
 حاکم ہو کہ سر اسکا دانہ انگور کی برابر سیاہ اور چوٹا ہو اور بخاری میں مسلم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما  
 کیا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو حاکم کا حکم نہ مانا اور اس پر عمل کرنا ہر مسلمان کو واجب ہے  
 لگے یا بڑا لیکن اگر خلاف شریعت کی حکم دی تو سننا اور عمل کرنا درست نہیں اور اسی مضمون کی  
 حدیث بخاری میں مسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی نقل کی ہے اور بخاری میں مسلم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے  
 بیان کیا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جس شخص کو امیر مقرر کر دے پھر وہ پوچھو تو چاہو کہ  
 صبر کرو جو شخص کہ بغاوت کرے گا اور مسلمانوں کی جماعت سے بقدر ایک بالشت کی جدا ہوگا  
 اور اسی حالت پر مر جاوے گا تو مرنا اسکا مانند مرنے جا بلیت ہو اور صحیحین ابن مسعود  
 مروی ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر قریب کہ بعد میرے بادشاہ ہوں تم نفس پروری اور

وہ چیزیں دیکھو گے کہ تم ان چیزوں کو ناخوش سمجھتے ہو یا رونے میں عجز کیا یا رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرماتے ہو آپ نے فرمایا کہ الخاق اما کرو اور اپنا حق تم اللہ تعالیٰ سے  
 چاہو اور صحیح مسلم میں اہل ابن حجر سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے عجز کیا  
 یا رسول اللہ اگر حاکم ہم کو اپنا حق مانگیں اور ہمارا حق زمین آپ نے فرمایا کہ تم ان کے  
 حکم کو شکر اطاعت کرو حق تعالیٰ نے جو ان پر واجب کیا ہے سو ان پر واجب ہے یعنی عدالت  
 اور رعایا پر در اور جو تم پر واجب کیا ہے سو تم پر واجب ہے یعنی اطاعت اور فرمانبرداری  
 اگر عدالت اور رعایا پر در می نکرینگے تو وہ گنہگار ہو دیئے گئے تم ان کی اطاعت اور فرمانبرداری  
 کا ثواب پاؤ گے اور اگر وہ عدالت اور رعایا پر در کرینگے اور تم ان کی اطاعت نہ کرو گے تو وہ  
 ثواب پاؤ گے اور تم گنہگار ہو گے فصل اگر قاضی موافق شریعت کے حکم کرے تو لوگوں پر واجب ہے  
 کہ بخوشی خاطر اس حکم کو قبول و منظور کریں اس حکم کو قبول نہ کرنا یا کر دہ جانا کفر ہے جو حق تعالیٰ  
 فرمایا ہے کہ وہ لوگ مسلمان نہیں جو جھکو کسی بات میں حاکم مقرر کریں پہر جو تو حکم کرے اور ان کی  
 مرضی کے خلاف ہو تو اس کو بخوشی خاطر قبول نہ کریں ہایہ میں لکھا ہے کہ اگر قاضی کہو میں نے  
 حکم کیا کہ فلاںے کو تو سنگسار کر یا کہ فلاںے کا ماتھ کاٹ وال یا فلاںے کو کوڑے مار تو  
 حکم بجالانا اس کا ضرور ہے اور امام ابو النضر کہتے ہیں اگر قاضی عالم اور عادل ہو تو بغیر عجز  
 اس کی حکم پر عمل کرنا چاہیو اور جو جاہل اور عادل ہو تو اس کا سبب عجز ہے اگر وہ مستعمل یا کرم

تو ان لمبوی نہیں تو عمل ندری اور اگر قاضی جاہل فاسق ہو تو اس کے حکم پر عمل کر چنبٹ  
 کہ اس کے حکم کا سبب دیکھ لے فصل جاننا چاہیو کہ حق خاوند کا جو روپر بہت ہو اور اس  
 مقدمہ میں حدیثیں بہت وارد ہیں ترمذی اور ابو داؤد وغیرہ نے قیس بن سہمی اور  
 نے معاذ اور ابیہریرہ کے روایت کیا ہو کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں حکم کرنا کیس کو دیتی ہوں  
 کیو سہمی سجدہ کر نیکا تو مقرر حکم کرتا میں عورت کو کہ اپنی خاوند کو سجدہ کرے اور ترمذی  
 ام سلمہ سہمی نقل کیا ہو کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا جو عورت کہ مر جاوے اور اس کا خاوند اس کے  
 راضی ہو وہ عورت بھشتی ہو اور ابونعیم نے حلیہ میں انیس سو روایت کی ہو کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 فرمایا جو عورت کہ پانچون دفعت کی نماز پڑھی اور رمضان شریف کی روزی رکھو اور پاکدامن  
 ہو وہی اور بری چال سے بچی رہی اور خاوند کا حکم مانے وہ جس دہانہ سے چاہے اور اس  
 بہشت میں داخل ہو اور احمد نے حضرت عائشہ صدیقہ فہم سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ  
 صلعم نے فرمایا ہو اگر میں کسی کو سجدہ کر نیکا کسی اور کیو سہمی حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ  
 اپنے خاوند کو سجدہ کرے اگر خاوند عورت کو حکم کرے کہ کالے پہاڑ کے تہر سفید پہاڑ  
 پر اور سفید کے کالے پر ڈالے تو عورت کو چاہیو کہ ایسا ہی کرے اور ترمذی و ابن ماجہ  
 نے معاذ سے روایت کی ہو کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہو جو عورت کہ اپنی خاوند کو  
 ستاتی ہو بہشت کی حورین کہتی ہیں اسی عورت کو پیغمبر لعنت خدا کی ہو یہ شخص سے اس

پندرہ روز کا مہمان ہوا اب جلد بچہ سو جا سو کر ہماری پاس آدیا فصل غلام مالک کے  
 حق میں بخاری و مسلم نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کیا ہے کہ پیغمبر صاحب سلمے فرمایا  
 جو غلام اپنے مالک کی خیر خواہی کرے اور ادا چھی طرح سی حق تعالیٰ کی بندگی ادا کرے  
 اس کو واسطی دو ہزار ثواب ہے اور بخاری و مسلم نے ابی ہریرہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ سلمے  
 نے فرمایا خوشحال اس غلام کا جو حق تعالیٰ کے عبادت میں اور اپنا مالک کی اطاعت  
 میں مریجا و خوشحال اسکا اور مسلم نے ابی ہریرہ سے روایت کیا کہ پیغمبر صاحب سلمے نے فرمایا  
 جو غلام اپنا مالک کے پاس سی بجا گما وے اور اسکی نماز قبول نہیں ہوتی اور ایک دیت  
 میں یوں ہے کہ وہ کافر ہو یعنی اس غلام نے کفران نعمت کیا اور یہ بھی نے جا بجا  
 روایت کی ہے کہ پیغمبر صاحب سلمے نے فرمایا میں شخصوں کی نماز قبول نہیں ہوتی ایک غلام  
 جو اپنا مالک کے پاس نہ بجا گئے اسکی نماز قبول نہیں ہوتی جب تک کہ پھر آدمی مالک کے پاس آوے  
 وہ سکر اس حررت کی نماز قبول نہیں ہوتی جسکا خاندان اس سی نا خوش ہوا اور یہ سکر کی  
 نماز جب تک کہ چشمیں آدمی اور ابوداؤد نے ابی ہریرہ سے نقل کیا کہ پیغمبر صاحب سلمے نے  
 فرمایا جو شخص کسی حررت کو اسکی خاندان کی طرف سے یا غلام کو اسکی مالک کی طرف سے بکا دی وہ شخص  
 ہم میں نہیں جو تمہی قسم حقوق العباد سی حق رعیت کا ہو بادشاہ پر اور امیر پر اور  
 پر اور حق جو رد کا خاندان پر اور حق پرورش اور تربیت اولاد نا بالغ کا ہو ان باپ پر اور

حق غلام کا مالک پر یہ سب حق تعالیٰ کی امانتیں ہیں حق تعالیٰ نے بندوں کا حق اپنی  
 ذات نے نیاز پر دیا کر لیا ہے پس جو لوگ دنیا میں کسی مالک ہیں انکی مملوک کا حق اور نہ یہ  
 واجب ہے پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا اے لوگو خبردار ہو جاؤ کہ تم سب نگہبان ہو اور تم سب  
 لوگوں کی ایک ایک عیت ہو اور ہر ایک کو اپنی اپنی رعیت کا احوال حقتصاکی بیان پوچھا  
 جاوے گا کہ اوسکی خبر گیری قرار تھی کی تھی یا نہیں سو بادشاہ کے آدب میں عیت ہیں اُسی  
 سب آدمیوں کا حال پوچھا جاوے گا اور گھر کا مالک اپنے سب گھر کے آدمیوں پر مالک ہو  
 اُس سے اوسکی رعیت کا احوال پوچھا جاوے گا اور عورت اپنی خاوند کے گھر کی اور اوسکی  
 اولاد کی نگہبان ہو اُس سے اوسکی نگہبانی کا احوال پوچھا جاوے گا اور غلام اپنی مالک کے  
 مال کا نگہبان ہو اُس سے مال کی نگہبانی کا حال پوچھا جاوے گا خبردار رہو کہ تم سب لوگوں پر  
 نگہبان کے ہو تم سب اپنی اپنی رعیت کی خبر گیری سچی پوچھو جاؤ گے فصل جیالہ  
 بادشاہ اور امیر کا حق رعیت پر ہو دیا ہی عیت کا حق بادشاہ اور امیر پر بھی ہے اگر حق  
 رعیت کا ادا کرینگے تو سزا دینگی صحیحین میں معقل بن یسار سے منقول ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم  
 فرمایا جو شخص مسلمانوں کا حاکم ہو اور مسلمان اُسکی رعیت ہوں پر وہ حاکم اُس حیت کے  
 خیر خواہی اور خبر گیری کرے اور اسی حال میں مر جاوے تو اس حاکم پر بہشت حرام ہے اور پھر  
 حضرت عائشہ صدیقہ نمبر روایت کی ہے کہ پیغمبر صاحب صلعم نے اللہ تعالیٰ کی جناب میں دعا کی

اور عرض کیا باز خدا یا جو کوئی میرے امت کی کسی آدمی پر متولی ہو پہرہ متولی است پرستی کرتی  
 تو تو اوپر پہنچنی کچھ اور جو شخص میرے امت کی کسی کام پر متولی ہو پہرہ متولی است پرستی  
 اور میری سی پیش آوی تو تو اوہی ساتھ دمی اور ہر بانی سے پیش آوی اوہی مسلم نے عبد بن عمر  
 سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا جو انصاف کرنے والے اپنی رعیت کی حکمران  
 بن انصاف کرینگے وہ حق تعالیٰ کے پاس نور کے منبروں پر چودہ نیکی اور داری سے سربر  
 سوار ہوگا کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا جو شخص دس آدمیوں کا بھی حاکم اور سرگروہ ہو سکے  
 فیما بینک من باندہ کرلا دینگے اگر عدل کیا ہوگا تو عدل دسکو کہول دیگا اور جو ظلم کیا  
 ہوگا تو ظلم اسکو ہلاک کرے گا اور نزدیکی نے ابی سعید رضی روایت کی ہے کہ پیغمبر صاحب صلعم  
 نے فرمایا نے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب آدمیوں میں بڑا دوست اور درجہ میں بہت  
 نزدیک بادشاہ عادل ہو آؤ بڑا دشمن اور سخت تر عذاب میں بادشاہ ظالم ہو آؤ یہی  
 نے ابن عمر رضی روایت کی ہے کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا بادشاہ زمین میں خدا کا سایہ  
 جو مظلوم خدا کے بندوں میں سوا دسکی پاس آتا ہو پھر اگر بادشاہ نے عدل کیا اسکو ثواب  
 ملیگا اور رعیت پر اسکا ادا ہی شکر واجب ہوگا اور جو ظلم کیا اس پر عذاب ہوگا اور رعیت کو  
 صبر کرنا واجب ہوگا فصل قاضی پر سچا حکم دینا فرض ہے اور خلافت شریعت کی حکم کرنا  
 قریب کفر ہے اور ظلم اور فسق ہے چنانچہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہو جو لوگ موافق کلام اللہ

حکم نہیں کرتے ہیں وہ کافر ہیں کہیں کہا ہو وہ ظالم ہیں کہیں فرمایا ہو وہ فاسق ہیں۔  
 اور ابو داؤد و ابن ماجہ نے ابو ہریرہ سے روایت کی کہ پیغمبر صاحب سلم نے فرمایا تھا  
 تین قسم میں ایک وہ کہ حق بات جانتا ہو اور موافق اوسیکے حکم کرے وہ ہمیشہ  
 دوسرا وہ جو حق بات تو جانتا ہو لیکن حکم خلاف اوسکی دے وہ دوزخی ہو سارا وہ جو  
 جاہل ہو سو وہ بھی دوزخی ہے اور ابو داؤد نے ابی ہریرہ سے روایت کی کہ جو شخص کا  
 ہو پھر عدل اسکا ظلم پر غالب ہو اوسکو بہشت ہو اور جو ظلم اوسکا عدل پر غالب ہو وہ  
 دوزخی ہے فصل اللہ تعالیٰ نے فرمایا جیسا کہ مرد و نکاح عورتوں پر جو دیباہی تو  
 حق مرد و نہر بھی ہے اور رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمانو! تم میں بڑا ایمان کا پورا وہ  
 شخص ہے جو اپنی جود و ترکوں پر بہت خلیق اور مہربان ہو اور کچھ بھی فرمایا کہ تم میں بہت  
 بہتر وہ شخص ہی جو اپنی عیال کے ساتھ بہتر ہے امین بہتر ہوں اپنا اہل کیواسطی بخیر  
 حدیثین ترمذی نے حضرت عائشہ صدیقہ بنت مسیحہ کے ہیں اور ابو داؤد و ابن ماجہ  
 کہلایا کہ معاویہ شیرازی رسول اللہ صلی علیہ وسلم کو چاہا کہ جود کا حق خاوند پر کیا ہو آپ نے فرمایا  
 جو کچھ تو آپ کہتا ہو سوا اوسکو بھی کہلا اور جو آپ پھنسا ہو اوسکو بھی پھنسا اور اوسکی سہنہ  
 پرست ماہ اور بڑا مت کہہ اور اکیلا چھوڑ کر مت جا اگر در صورتیکہ تو گھر میں ہو یعنی اگر  
 مسافت جدا رہو میں ہو تو اسی گھر میں غلط نہ تہجد کر گھر میں اکیلا شب یا شمس مت ہو

اور ابو طاووس و ابن ماجہ اور دارمی نے ایاس بن علی سے روایت کیا کہ ایک روز پیغمبر  
 صاحب سلم نے فرمایا آج رات کو بہت سی حورتوں نے میری گہرا اپنی اپنی خاوندوں  
 کا شکوہ کیا سو وہ لوگ اچھو آدمی نہیں فصل مسلم نے انس سے روایت کی کہ پیغمبر صلی  
 علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دو لڑکیوں کی پرورش کرے جس تک جوان ہوں تو میں اور وہ شخص  
 قیامت کے دن سہلج ہو دیکھی اور اپنے دو انگلیاں اپنی یعنی وسطی اور سبابہ ملائیں یعنی کسی  
 بچہ دو نوا انگلیاں ملی ہوئی ہیں سہلج وہ قیامت کے دن میرے پاس ہوگا اور چھین ہیں  
 حضرت عائشہ صدیقہ نہ سو مروی ہو کہ انہوں نے کہا ایک عورت میری پاس آئی دو لڑکیاں  
 اسکی ساتھ تھیں عورت نے مجھ سے کچھ مانگا میں نے اسوقت ایک چوہا مارا تھا  
 سو حوالہ کیا اس عورت نے آدھا آدھا ان دو لڑکیوں کو بانٹ دیا اور آپ کچھ کھایا  
 اور چلی گئی پھر جب پیغمبر صاحب سلم گھر میں تشریف لائے تو میں نے یہ قصہ آپ کے روبرو کیا  
 آپ نے فرمایا جو شخص کے کئی لڑکیاں ہو دیں اور وہ اونکی ساتھ نیکی کرے وہ لڑکیاں  
 اسکو دوزخ کی آگ سے بچانے کو پر دہ اور حجاب ہو جائیگی اور مجھ جی حضرت عائشہ  
 صدیقہ نہ سو صحیحین میں منقول ہو کہ ایک گنوار نے پیغمبر صاحب سلم کے پاس آکر عرض کیا  
 کہ تم لڑکیوں کو بوسہ دے ہو چہ می ہو ہم نہیں چوتے آپ نے فرمایا اگر حق تعالیٰ فی تمہار  
 دل سے ہمارے شفقت و در کی تو میں کیا کر سکتا ہوں فصل بخاری میں مسلم نے کہا کہ اگر

عمر بن الخطاب نے فرمایا جو شخص دو لڑکیوں کی پرورش کرے جس تک جوان ہوں تو میں اور وہ شخص قیامت کے دن سہلج ہو دیکھی اور اپنے دو انگلیاں اپنی یعنی وسطی اور سبابہ ملائیں یعنی کسی بچہ دو نوا انگلیاں ملی ہوئی ہیں سہلج وہ قیامت کے دن میرے پاس ہوگا اور چھین ہیں حضرت عائشہ صدیقہ نہ سو مروی ہو کہ انہوں نے کہا ایک عورت میری پاس آئی دو لڑکیاں اسکی ساتھ تھیں عورت نے مجھ سے کچھ مانگا میں نے اسوقت ایک چوہا مارا تھا سو حوالہ کیا اس عورت نے آدھا آدھا ان دو لڑکیوں کو بانٹ دیا اور آپ کچھ کھایا اور چلی گئی پھر جب پیغمبر صاحب سلم گھر میں تشریف لائے تو میں نے یہ قصہ آپ کے روبرو کیا آپ نے فرمایا جو شخص کے کئی لڑکیاں ہو دیں اور وہ اونکی ساتھ نیکی کرے وہ لڑکیاں اسکو دوزخ کی آگ سے بچانے کو پر دہ اور حجاب ہو جائیگی اور مجھ جی حضرت عائشہ صدیقہ نہ سو صحیحین میں منقول ہو کہ ایک گنوار نے پیغمبر صاحب سلم کے پاس آکر عرض کیا کہ تم لڑکیوں کو بوسہ دے ہو چہ می ہو ہم نہیں چوتے آپ نے فرمایا اگر حق تعالیٰ فی تمہار



نے نقل کیا کہ پیغمبر صاحب سلم نے فرمایا یہ لوگ یعنی غلام تمہاری بھائی میں انکو اللہ تعالیٰ  
 نے تمہارا فرمانبردار اور تابع کر دیا ہے سو جب کو اللہ تعالیٰ نے اسکا بھائی فرمانبردار کر دیا  
 اسکو چاہیے کہ جواب کہا دے سو اسکو کھلا دے جو آپ پہنچو سو اسکو پہنچا دے اور سو بڑے  
 مشکل کام کو حکم نہ کریں جو ہر نسک اور جو مشکل کام کو حکم کریں تو چاہیے کہ آپ بھی اوس میں  
 شریک ہو اور مدد کرے اور پیغمبر صاحب سلم نے فرمایا کہ جو سفوت کیسکا خادم اسکی واسطی  
 کہانا پکلا دے تو چاہیے کہ خادم کو بھی اپنی ساتھ بٹھلا کر کھلا دے اور جو کہانا تھوڑا ہو  
 کہانیوالے بہت ہوں تو چاہیے کہ اس خادم کو ایک دو نقد دے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ جو غلام  
 اپنے غلام کو بدکاری کی نسبت کریں اور وہ غلام اب نہ ہو تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس  
 مالک کے نشئی کوڑی حد قذف کی مارے گا یہ دو نو حد میں صحیحین میں ہریرہ سے منقول ہیں اور  
 صحیح مسلم میں ہے عمروسی روایت ہے کہ پیغمبر صاحب سلم نے فرمایا جو شخص اپنی غلام کو حد سے غلام  
 نے حد کا کام کیا ہو یا تباخہ ماری تو چاہیے کہ کفارہ میں اس غلام کو آزاد کر دے اور ابن مسعود کہتی  
 ہیں کہ میں ایک بار اپنی غلام کو مارتا تھا میں نے اپنی بیوی سے اور سنی کا ہی ابن مسعود یہ بات  
 تو جان کہہ حق تعالیٰ تجھ پر بہت زور آور اور قادر ہو اس حدت سے جو تو اس غلام پر کہتا ہے  
 آواز سنتے ہی میں نے منہ پھیر کر دیکھا تو پیغمبر صاحب سلم تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ  
 میں نے اسکو آزاد کیا آپ نے فرمایا اگر تو آزاد کرنا تو دوزخی ہوتا اور یہی شعلہ الہی

بنام سلمہ سے روایت کی ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مرض موت میں یہ تھا اصلو تو واکلت ایما  
 یعنی اسی بارو محافظت اور نگہبانی کرو نماز پراور باندی غلام کے حقوق ادا کرنے پراور  
 احمد و احمد داؤد نے بھی اسی منہج کی حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہو اور ترمذی نے کہا  
 ہے کہ جابر نے بیان کیا کہ پیغمبر صاحبِ صلعم نے فرمایا جس شخص میں تین باتیں ہو ویسے  
 اللہ تعالیٰ اس کی موت آسان کرے گا ایک تو ضعیفوں لاچاروں پر مہربانی کرنا دوسرے  
 ماں باپ پر شفقت کرنا تیسرے باندی غلام کے ساتھ نیکوئی کرنا اور ترمذی نے عبد اللہ  
 عمر بن سہو اور ابو داؤد نے ابن عمر سے روایت کی ہو کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
 پوچھا یا رسول اللہ ہم کئے بار خادام کی خطا اور قصیر معاف کریں آپ نے دو بار فرمایا  
 جواب دیا پیغمبر بار فرمایا ہر روز شرب معاف کرو اور ابن ماجہ نے نقل کیا کہ ابن مسعود  
 نے کہا کہ پیغمبر صاحبِ صلعم نے فرمایا اسی یار و خبر دار ہو میں تمکو خبر دیتا ہوں کہ تم لوگو میں  
 سب سے بزدل شخص سے جو اکیلا کہتا ہو اور اپنے غلام کو مارتا ہو اور اپنا زندقہ بیگونیہ  
 دیتا زندقہ اس مال کو کہتے ہیں جو شہر کے لوگ جمع کر کے مسافروں اور مسکینوں کی سڑکوں  
 پر کہہ چوڑیں قریش میں رسم تھی کہ ہر کوئی اپنی مقدور کے موافق کچھ مال نکالتا تھا جب وہ  
 مال بہت صاحب ہوتا تھا تب اس مال کا اناج اور کٹمس مول لیکر حج کے موسم میں حاجتوں کو کھانا  
 کھلاتے تھے اور شربت پلاتے تھے فصل اگر کسی ملک میں جانور ہوا کسی بھی خبر گیری  
 اور اس پر رحم کرنا واجب ہے پیغمبر صاحبِ صلعم نے فرمایا ہو لوگو خدا اس قدر دان

جانورون کے حق میں یہ میران بن انبر سوار ہو بخوبی اور انکو چھوٹو بخوبی ماحدث  
 کو ابو داؤد نے سہل بن خلفہ سے روایت کیا ہر قسم مانچون حقوق العباد میں حق جہت  
 کا اور مصیبت اور ہم سفر کا جو کہ مجھ لوگ غلط قرار دیا ہے کہ میں حق تعالیٰ نے فرمایا ہے اللہ کی  
 کی عبادت کرو اور عبادت میں کسیکو شریک مت ٹھہراؤ اور ان باپ کے ساتھ حسان اور بخوبی  
 کرو اور قراہتوں اور مکینوں اور ہمسایہ کے ساتھ جو ہمسائیگی میں قریب ہو یعنی گھر اسکا اپنی گھر سے لگا  
 ہو یا دہمسایہ جو دین میں یا نسب میں قرابت رکھتا ہو اور نکوئی کرو ساتھ اس ہمسایہ کے  
 جو ایسا ہو یعنی جو اسکا گھر اپنی گھر سے لگا نہ ہو یا یہ کہ قرابت دین کی یا نسب کی نہ رکھتا ہو  
 بلکہ اجنبی ہو اور نکوئی کرو ساتھ یا ر اور ہم صحبت کے اور ساتھ مسافر کے اور تنہا  
 اپنی باندی غلام کے مقرر اللہ تعالیٰ دوست نہیں رکھتا مشکبر خود پسند کو یعنی ان  
 لوگوں کے حقوق نہ ادا کر نیوالا وہی جو جس کے فرائض میں تکبر اور خود پسندی ہو کہ کسیکو اپنی  
 برابر نہیں سمجھتا ابن عباس اور مجاہد اور عکرمہ کہتے ہیں کہ یا ر اور ہم صحبت مسودہ شغیر  
 مراد وہی جو سفر میں شریک ہو اور حضرت علی اور ابن مسعود فرماتے ہیں کہ اس سے جو رو  
 مراد ہو اور بعضوں کے نزدیک مسافر وہی مسافر مراد ابو نعیم نے اور حسن ابن سنیان نے  
 اور بزاز نے اپنی اپنی تالیفات میں لکھا ہے کہ جابر نے بیان کیا کہ پیغمبر صلاہ وسلم نے  
 فرمایا ہمسائے میں قسم میں ایک ایسا ہو جس کے تین حق ہیں حق ہمسائیگی کا اور حق قرابت کا  
 اور حق اسلام کا اور ایک ہمسایہ جو جس کے دو حق ہیں حق ہمسائیگی کا اور حق اسلام کا

اور ایک ایسا ہی جسا ایک ہی حق ہو یعنی مشرک اب کتاب اور حدیث نے بھی عبداللہ  
 بن عمر سے اس ضمن کی حدیث بیان کی ہے اور اصغہانی نے بن عمر سے روایت کی ہے کہ پیغمبر  
 مسلم نے فرمایا بہت ہمسائی ہوئی کہ اپنے ہمسائوں کو قیامت کے دن پکڑینگے اور حق  
 تعالیٰ کی جناب میں عرض کریں گے بارخدا یا اس سے پوچھو تو کہ اپنا دروازہ میری طرف کھول  
 اسنے کیون بند کر لیا تھا اور اپنا پسوردہ مجھ کو کیون نہیں دیا تھا اور بخاری میں ابن عمر  
 سے روایت ہے کہ پیغمبر صاحب مسلم نے فرمایا جبرئیل مجھ کو ہمیشہ ہمسائی کی حق میں دست  
 کیا کرتے ہیں یہاں تک کہ مجھ کو گمان ہو کہ شاید حق تعالیٰ ہمسایہ کو وارث کر دے یعنی  
 ہمسایہ کا حق اتنا بہت ہو کہ اگر سب رٹوں کی طرح مجھ بھی نہ کی میں شریک مدواں ہو جاؤں  
 تو عجب نہیں اور مسلم نے ابی ذر سے روایت کی ہے کہ پیغمبر صاحب مسلم نے فرمایا جب تم لوگ گھر  
 چکا کرو تو شور باسکا زیادہ کیا کرو اور اپنی ہمسائوں کی نیابت کیا کرو حضرت عائشہ  
 صدیقہ نے پوچھا یا رسول اللہ میری دو ہمسائیں ہیں انہیں کسکو ہدیہ دینا آپ نے  
 فرمایا جسکا دروازہ نزدیک ہو اور لغوی نے یثرب کی ہمسائی سے فرمایا جو کوئی  
 خدا کے ساتھ اور روز قیامت کی ساتھ ایمان رکھتا ہو اسکو چاہیے کہ اپنی ہمسائے کے  
 ساتھ نیکی کرے اور مہمان کو بزرگ اور گرامی رکھو اور جو بات اچھی ہو سو کہو اچھا ہی  
 بہودہ تباہ ہوئے اور اسی حدیث کی مطابق صحیحین میں ابیہریرہ سے منقول ہے اب جانا  
 چاہیے کہ جیسا ہمسایہ کا جو بندہ گہر میں رہتا ہو اسقدر حق ثابت ہو تو ہم محبت اور

ہم سفر کا حق جو ہر وقت اپنا ساتھی ہو بطریق اولیٰ واجب ہو چنانچہ مجاہد ہم صحبتی کے  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اصحاب کی کفایت مناقب اور کیا کچھ معریفین بیان فرمائیں اور انکی  
 محبت اور تعظیم کرنے کو کیا کیا مبالغہ فرمایا لیکن مسلمانوں کو چاہیے کہ ہمیشہ اپنی اور دوستوں  
 نیکوں کے ساتھ کرمی کا فردن اور فاسقوں کے ساتھ دوستی اور ہم نشینی کرنا جائز  
 نہیں بخاری و مسلم نے ایسی ہی سوانح نقل کیا کہ پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم نشین اور  
 نیک ایسا ہے جیسا مشک کا پاس رکھو والا باد و تھگو آپ سونگیا یا تو اس سے بول لیا اور نہیں  
 تو ویسی ہی تھگو اسکی خوشبو پونچھگی اور ہم نشین اور ہمسایہ بد ایسا ہے جیسا لوہے کا پکانیوالا  
 کہ اسکی محبت سے تیرا گہرا تیرا کپڑا جلجاوے گا نہیں تو بد بوا اسکی جھگو ضرور پونچھگی  
 روبر عطار کہ پہلوی او + جامہ معطر شود از بوی او + در گذر از کورہ آہنگران + تار  
 و دودی دہ از ہر کران + اور حاکم ابو داؤد نے انس سے روایت کیا کہ پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم  
 فرمایا ہمسایہ نیک مثل عطار کے ہو اگر تھگو عطر نہ لگا تو اسکی خوشبو ہی تھگو پونچھگی اور  
 احمد ابو داؤد نے و ترمذی و حاکم نے ابی سعید خدری سے روایت کیا اور اسکی پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم  
 روایت کی کہ آپ نے فرمایا سوای مسلمانوں کامل الايمان کے کیسے پاس مت بیٹھو اور  
 چاہو کہ کہانا تیرا متقی لوگ کہا دین اور بخوی نے ابی ہریرہ سے روایت کی کہ پیغمبر صاحب  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی اپنی دوست کے دین اور مذہب پر چلتا ہو سو تو دیکھ کہ تو  
 جسکے ساتھ دوستی رکھتا ہو اور ایسا ہی صحیح وغیرہ میں بھی آتش سو فردی سے

اور مجھ بن ابن مسعود سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی جس کو دوست  
 بہت دوست رکھتا ہو اور ایک کے ساتھ آخرت میں بھی ہو گا اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں  
 فرمایا ہے متقیوں کے سوا جو لوگ دنیا میں ایک دوسرے کے ساتھ دوستی رکھتے ہیں ان کو  
 آپس میں دشمن ہو جاؤ گی اور یہ بھی فرمایا ہو کہ جو لوگ دنیا میں بیرون کے ساتھ دوستی رکھتے  
 ہیں قیامت کے دن حسرت کریں گے اسی افسوس ہنہو غلانے کو اپنا دوست کہوں کہ پڑھا  
 مولوی روم فرماتے ہیں نظم دور شو از اختلاط یاریدہ یار بد بدتر بود از یار بدہ  
 یار بد بر جان و بر ایمان زندہ یار بد تنہا ہمیں بر جان زندہ صحبت صالح ترا صالح  
 کند صحبت طالع ترا طالع کند نازندان باغ را خندان کند صحبت بیکان از بیکان کند  
 جو لوگ کہ حق تعالیٰ کا ذکر کیا کرتے ہیں ان کے حق میں میثم بخاری و مسلم بن ابی ہریرہ  
 ایک بڑی حدیث پیغمبر صاحب سلم کی مروی ہو اس حدیث میں یہ بھی ہو کہ جب حق تعالیٰ  
 اپنے پیغمبر کے حق پر رحمت اور مغفرت کرنا ہو تو ان کے سب ہمیشہ نون اور صحبت ان کو  
 بھی بخش دیتا ہو تب ایک فرشتہ کہہ گا بار خدا یا اس مجلس میں فلاں شخص گنہگار ہو وہ تو  
 اس قسم میں نہیں کسی کام کو ان کے پاس اگر مہیہ گیا تھا حق تعالیٰ فرما دیگا کہ ہنہو اس کو بھی  
 بخشا ہے وہ ملکہ میں کہ ان کا ہم نشین بد بخت ہوتا ہی نہیں اور اس پر اسٹیغیر حبیب مسلم نے  
 ہم نشین بد سوار ہوا بد سوار حق تعالیٰ کی جناب میں پناہ مانگی ہو طرانی نے عقبہ  
 بن عامر سے روایت کی ہو کہ پیغمبر صاحب سلم اپنی دعا میں فرمایا کرتے تھو یا الہی میں میرے

ساتھ ہی کے دن سو اور بدی کی ساحت سو اور بدی کی کلمات سو پناہ ڈھونڈتا  
ہوں یعنی جس دین اور جس ساعت و جہات میں یہی واقع ہوا اس کو پناہ چاہتا ہوں اور  
پناہ مانگتا ہوں بدی کے ہم نشین سو اور بدی کے ہمسایہ سو یعنی جو ہم نشین اور ہمسائے  
کہ مصدر بدی کا ہو اس سو بھی پناہ مانگتا ہوں \*

اور بڑے شخص کے ہمسائیگی سے بچنے کو پیسہ سبب مسئلہ امد علیہ وسلم نے  
زمین کی بیع میں شفعہ کا حق واجب کیا پس شفعہ کو چاہئے کہ اگر مشتری  
نیکمرہ اور خوش ہو تو اس زمین میں شفعہ حق شفعہ کا انکے بلکہ اسی نیکمرہ کو مول لیتو  
کہ نیکمرہ کی ہمسائیگی سے بہت فائدہ ہے اور جو مشتری بد مزاج اور خلاف شروع  
ہو اور سکولینو سے راضی نہ ہو کہ اس کی ہمسائیگی میں بہت نقصان ہیں \*

چھٹی قسم حقوق العباد میں حق مسلمانوں کا ہے جو عاجز اور ضعیف ہیں جیسے یتیم اور  
بیمار اور بیوہ اور حق سائل اور مسافر اور مہمان کا ہے چنانچہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے  
کہ نیک بندہ وہ ہے جو حق تعالیٰ کی دوستی پر اپنی فریون اور یتیموں اور مسکینوں اور  
مسافروں اور سائلوں کو اپنا مال دے اور غلاموں کے آزاد کرنے میں خرچ کرے اور  
فرمایا حق تعالیٰ نے یتیم پر غصہ مت کر اور سوال کر نیز الیکو مستطہرک اور احمد و بخاری  
اور ابوداؤد و ترمذی نے سہل بن سعد سے روایت کی ہے کہ پیغمبر صاحب سلم نے فرمایا  
میں اور وہ شخص جو یتیم کی پرورش اور خوارگی کا جو جہاد و شہادتی و طہارم بہت میں

اور دو انگلیان مبارک نبی اور ظاہر اشارہ فرمایا یعنی جس طرح مجھ دو نور علیہ السلام  
 علی ہوتی ہیں اس طرح میں اور وہ شخص بہشت میں لکھو ہوینگے اور بخاری احمد مسلم نے اپنی  
 شریح اللمبی سے روایت کی ہے کہ پیغمبر صاحب مسلم نے فرمایا جو شخص کہ خدا کے ساتھ اور نہ  
 قیامت کے ساتھ ایمان رکھتا ہو اسکو چاہیے کہ اپنی مہمان کی عزت اور توقیر کرے ایک دن  
 اور ایک رات اسکی مہمانی میں خلعت کرے اور مہمانی میں دن تک ہو بعد اسکی صبح  
 یعنی تین روز کے بعد اگر جی چاہے تو جو کچھ میسر ہو سو کھلا دے اور چاہے جو حصہ کرے  
 اور ابو داؤد نے حضرت امام حسین سے اور انہوں نے حضرت علی بن موسیٰ رضا کی سے  
 کہ پیغمبر صاحب مسلم نے فرمایا ہے سوال کرنیوالیکام حق ہے اگرچہ گھوڑی پر سوار ہو کر اس  
 لینے باوجود کہ غنی کو سوال کرنا حرام ہے لیکن اگر سوال کرے تو تو مت کر و اور  
 احمد ترمذی نے اور ابو داؤد نے حضرت علی بن موسیٰ نقل کیا ہے کہ پیغمبر صاحب مسلم نے  
 فرمایا مسلمان کے مسلمان پر چوتھ حق میں جسوقت ملاقات ہو تو سلام علیک کہو اور  
 جب پکارے تو جواب دے یا مجھ معنی کہ جب کھانے کو بلا دے تو دعوت قبول کری  
 اور جب چہنک کرے الحمد للہ کہو تو اسکا جواب دے یعنی الحمد للہ شکر یرحمکم اللہ کہو اور  
 جب بیمار ہو تو اسکی عیادت یعنی بیمار پرسی کرے اور جب مگر تو اسکی جنازہ کرے  
 ساتھ جاوے اور جو کچھ اپنی و اسطرح دست رکھو سوا اس کیہ اسطرح دست رکھو اور  
 نساہی نے بھی ابھر رہے ہیں اسکی حدیث بیان کی ہے اور اسٹھانی نے حضرت علی سے



روایت کی ہو کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص ایک کراہی ہو اور شیئر والا  
 اسکا جوائنٹ ہو یعنی برحکم اللہ نہ کہو تو چھیننے والا مقرر اس سے قیامت کے دن مطالبہ  
 مواخذہ کرے گا اور اس پر علی حدیث ابو نعیم نے بھی سعید ابن جبیر سے روایت کی ہو اور مسلم  
 ابویوسف سے نقل کیا کہ اگر کوئی شخص بعد چھیننے کے الحمد للہ کہو تو شیئر والا برحکم اللہ  
 اور جو کہو تو کہو اور صحیحین میں ابی سعید خدری سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے  
 یارو راہون پر مٹھو سو پر ہیز کرو بارون عرص کیا یا رسول اللہ ہم تو راہون پر مٹھو سو  
 ناچار اور مجبور ہیں یعنی ہم کو بعض حاجات کے سبب راہون میں مٹھنا ضرور ہی پڑتا  
 آپ نے فرمایا تو راہ کا حق ادا کرتے رہو یا رونے پوچھا راہ کا حق کیا ہے آپ نے فرمایا  
 حرام کھانا دیکھو سو انگلیں بند کرنا اور کسی کو ایذا نہ دینا اور سلام کا جواب کہنا شیئر  
 کے موافق حکم کر دینا نامشروع بات سے منع کر دینا اور ابو داؤد نے حضرت عمرؓ کی روایت  
 سے آنا اور زیادہ بیان کیا ہے کہ تیسرے سیدہ کی فریاد سی کرنا اور جھوٹا راہ بنا دینا فرمایا  
 نے جنوقت کوئی شخص تم کو سلام علیک کہو تو تم اس کے جواب میں اُس سے بہتر کہو یا اس کی بہتر  
 کہو اگر وہ اسلام علیکم کہو تو تم علیکم السلام رحمۃ اللہ کہو اور جو وہ اسلام علیکم رحمۃ اللہ  
 کہو تو تم علیکم السلام رحمۃ اللہ کہو اور جو وہ اسلام علیکم رحمۃ اللہ کہو کہو تو  
 تم بھی اسے کہو اور مسلم نے ابی ہریرہؓ سے بیان کیا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا نبی اللہ  
 لا یغبت من اهل نبوگی اور تمہارا ایمان جب پورا ہو گا کہ تم آپس میں دوستی اور محبت کرو

پھر فرمایا کہ میں تمکو روایت بتانا ہوں جس کے سبب سو تم آپس میں ایک دوسرے کو دوست ہو جا  
 وہ یہ ہو کہ آپس میں سلام علیک بیت کیا کرو اور بدبختی نے ابن مسعودؓ کو بیان کیا کہ پیغمبر حبیب  
 مسلم نے فرمایا جو کوئی پہلے سلام علیک کہے وہ غرور اور تکبر سے پاک ہو ایک شخص نے حضرت  
 مسلم سے پوچھا یا رسول اللہ اسلام کی غصلمتون میں بیت اپنی خصلت کیا ہو آپ نے فرمایا اللہ  
 تعالیٰ کی راہ میں کہا نا کہلانا اور ہر ایک مسلمان پر سلام علیک کہنا پہلے سو ملاقات اور  
 پہچان ہو یا نہ ہو اب جانا چاہیو کہ ابت کریمہ واذا تحسنتم تحیۃ آخر تک جس کا ترجمہ اور پر  
 بیان ہو چکا اگرچہ سلام علیک کے حق میں نازل ہو لیکن چونکہ لفظ عام ہے اس سبب دلائل  
 اس بات پر رکھتا ہو کہ جو مسلمان دوسرے مسلمان کے ساتھ کسی طرح کا سلوک نہ کرے جس سے کہ  
 کچھ یہ یہ تحفہ بھیجے یا لوگوں میں ذکر خیر سے یاد کرے یا سلام کے ارادہ سے سر پر تحفہ کہے  
 یا تعظیم کیو سلوک کرے یا مصافحہ یا مصالحت کرے یا کوئی اور بات ایسی کہ جس میں  
 محبت اور اخلاص ظاہر ہو تو اس دوسرے کو چاہیو کہ اس کا جو مرض اپنی طرف سے اس سے بہتر  
 اسکی برابر عمل میں لا دے اس آیت کریمہ کے آخر کو جو

میں  
 ہو اس پر دلائل کرتا ہو یعنی اس پر قتالی ہر چیز کا حساب کرنا والا ہو یعنی جس قدر نیکی زیادہ ہو  
 حساب ہو کر اس قدر بدلہ بھی زیادہ ملے گا اور احمد و ترمذی نے لکھا کہ ابو امامہؓ نے بیان کیا  
 کہ رسول اللہ مسلم نے فرمایا آپس میں ملاقات کیہ وقت بعد سلام علیک کے مصافحہ کرنا مجھ  
 پوری تحیۃ اور سلام علیک ہی یعنی پوری سلام علیک جب ہو جو مصافحہ بھی کیا کرو نہیں تو

ناقص اور ناقص ہو آتہ فرمایا کہ آپس میں مصافحہ کرو تو کینہ اور بغض دور ہو اور آپس میں ایک  
 دوسرے کو یہ تحفہ بھیجو تو محبت زیادہ ہو اور کینہ بڑھ نہ ہو اور فرمایا کہ اگر وہ مسلمان ملتا  
 کیوقت آپس میں مصافحہ کریں انکو گناہ و رخت کے پتوں کی طرح جھڑپیں آرا بوداؤد نے  
 لکھا ہے کہ پیغمبر صاحب صلعم نے ابوذر کے ساتھ بغلیں جو کر فرمایا کہ مجھ عن بہت خوب ہو آتہ  
 صحیحین میں نے ابوب انصار سے مروی ہے کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا کسی شخص کو درست اور  
 حلال نہیں کہ اپنی بھائی مسلمان کو تین دن تک ملاقات موقوف رکھو اور ترک کر ہو اور  
 دو دن نہیں بہتر وہ ہو جو سلام علیک کے نہیں سبقت کرے یعنی اگر وہ مسلمانوں میں کسی شخص سے  
 سو کچھہ بخش ہو جاوے تو چاہے سو کہ تین دن کے اندر ملاقات کر لیں اور بخشش و در کرین تین دن  
 سے زیادہ آپس میں جدائی اور ناخوشی رکھنا حرام ہے اور جو شخص ملاقات کی سبقت کر گیا وہ  
 زیادہ ثواب پاویگا اور ابو داؤد نے حضرت عائشہ صدیقہ نہ سے روایت کی ہے کہ پیغمبر  
 صاحب صلعم نے فرمایا مسلمان کو جائز نہیں کہ تین دن سے زیادہ اپنی بھائی مسلمان کو ملت  
 موقوف رکھو جو وقت کہ ایک دوسرے سے ملا اور تین بار سلام علیک کہا اور اسو جواب یا  
 اور بیچہ و در کیا تو وہ نو گناہہ اپنی سر پر لیا اور احمد اور ابو داؤد نے لکھا ہے کہ  
 ابو ہریرہ نقل کیا کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا مسلمان کو حلال نہیں کہ اپنی بھائی مسلمان سے  
 تین روز سے زیادہ ملاقات ترک کھو اگر تین دن سے زیادہ گزر جاوے اور مر جاوے تو دوزخی  
 ہو لازم ہے کہ اگر تین دن گزر جاوے تو جلد ایک دوسرے سے ملاقات اور ملاپ کرے اور سلام

کہے پھر اگر کسی جراب یا نو دو نو ثواب میں داخل ہو تو اور جو جہت یا تو اس پر گناہ  
 باقی رہا اور مجھ گناہ سے پاک ہوا اور بچا اور صحیحین میں ابھر رہا ہو منقول ہو کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا کہ یارو دور بجا گوید گناہی ہو کہ بدگمانی سب باتوں میں بہت بڑا جہت ہو اور جہت  
 مت کرو یعنی اگر کوئی شخص کسی عیب بیان کرے اس کو مت سنو اور جا سو سی مت کرو یعنی  
 کسی عیب تلاش کرنے مت پھر اور آپس میں جہت مت کرو یعنی کسی کو خوشی اور فراغت میں  
 دیکھ کر ناخوش اور تنجید مت ہو اور آپس میں بغض اور عداوت مت کرو اور ایک دوسرے کو کٹھن  
 پیٹھ مت کرو یعنی ایک دوسرے سے مت پھیرو یعنی رنج مت کرو اور ملاقات ترک کر دیا  
 جہ یعنی کہ اچھی چیز دیکھ کر پیٹھ اپنی ہی طرف کو مت کیجئے کہ اسپین دوسرے کو شرکت دے دینے  
 چاہئے کہ تم سب اپنی تین اللہ تعالیٰ کے بند ہو اور غلام سمجھو کہ آپس میں بیانیوں کی طرح  
 اور محبت سے ایک دوسرے کی حاجت روائی میں شریک رہو اور مسلم نے لکھا کہ ابو ہریرہ نے  
 نقل کیا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو شنبہ اور پخشنبہ کے روز بہت کدو رکھو کہ  
 جانے میں اور حق تعالیٰ مسلمانوں کے گناہ بخشا ہو اگر جو لوگ کہ آپس میں عداوت اور  
 دشمنی رکھتے ہیں ان کو نہیں بخشا اور فرمایا ہو کہ انکو چھوڑ دو تاکہ آپس میں صلح کریں اور  
 ابھر رہا ہو مردی ہو کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن ایک شخص ایک شخص کو کھڑکے  
 تو وہ کہیں گانگو مجھ سے کیا غرض ہے میں تو تجھ کو پہچانتا ہی نہیں وہ کہیگا تو مجھ کو بد رجا  
 تھا اور جانکر مجھ کو بد کاری باز نہ کہا یعنی بڑی کام سے منع کر دینا فرض ہے اگر اس صورت

میں کہ یہ سچا وہ میرا کہنا قبول کر لگا تو منع کرتا اور چپ رہتا گناہ نہیں اور صحیحین میں  
 جریر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا جو شخص کہ آدمیوں پر رحم نہیں  
 کرتا اس پر اللہ تمنا رحم نہیں کرتا اور ابو داؤد و ترمذی نے لکھا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما  
 کیا کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا رحم کر نیوالوں پر اللہ رحم کرتا ہو تم رحم کر زمین کے  
 رہنؤ والوں پر تم پر رحم کر ہو وہ شخص جو آسمان میں ہو یعنی جس کا حکم آسمان پر جاری ہو یعنی اللہ کا  
 اور بعض علما نے یہ معنی بھی کہ زمین کے رحم کرتے ہیں اور آسمان کے یعنی فرشتے اور بخاری اور ابن  
 ابوداؤد نے ابن عمر سے نقل کیا کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا جو شخص کہ ہماری چوٹ پر  
 رحم کرے اور ہماری بڑی کا حق نہ پہچانے وہ ہم میں نہیں اور صحیحین میں لکھا ہے کہ اکثم  
 بنت عقبہ نے روایت کیا کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا جو شخص جھوٹ بول کر اچھی بات بنا کر  
 اور اچھا پیغام پونہچا کر لوگوں میں صلعم کہ وادے وہ جھوٹا نہیں یعنی وہ شخص نہیں صلعم کیو  
 جھوٹ بولنا برا نہیں بلکہ موجب ثواب کا ہو اور احمد و ترمذی نے اس حدیث زید کو  
 روایت کی ہے کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا جھوٹ بولنا منہ تین جگہ درست ہے ایک تو  
 جو روکی راضی کر نیکو دوسرے کا فردن کی لڑائی میں بشرطیکہ عذر اور عہد شکنی نہ ہو تیسرے  
 آدمیوں میں صلعم کہ وادے اور ابو داؤد و ترمذی نے بروایت ابی الدرداء نقل کیا کہ  
 پیغمبر صاحب صلعم نے اپنی اصحاب سے رحم نہ کرنا فرمایا کہ میں تم کو ایسی بات بتلاؤں کہ درجے  
 میں روزہ سوار نماز سے اور صدقہ سے بہتر اور افضل ہو یا روئے کہا البتہ یا رسول اللہ صلعم

ایسی بات تو فرمائی جا چکی ہے آپ نے فرمایا لوگو! میں مسلح کروادینا ہر مذہب اور تمام مذاہب  
 حد و قیاس و فصل ہے اور لوگو! میں فساد کرنا عاقلانہ ہے یعنی دین کو چھیننا جو اللہ احمد و مرتضیٰ  
 نے زیر و نقل کیا کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا جو مرض کہ اگلی امتوں میں خاصہ بیماری ہو  
 بھی آیا آپس میں حد و بغض کرنا یہ صفت عاقلانہ ہے یعنی مؤمنانہ نیوالی سو میں یہ نہیں کہتا  
 ہوں کہ حیثیت بال کو مؤمنانہ ہے بلکہ دین کو مؤمنانہ ہے یعنی حد و بغض دین کو کہو بتاؤ اور ابو داؤد نے  
 ابیہریرہ کی روایت سے لکھا ہے کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا ہر بار حد و حد سے دور بھاگو اور  
 پرہیز کرو کہ نہ شک حد نہ کیونکہ گویا کہا لیتا ہے جیسا کہ آگ سوکھی لکڑی کو کہا یعنی ہے  
 اور ترمذی نے ابیہریرہ کی روایت کیا کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا آدمیوں میں ہر آدمی اور آدمیوں  
 سے پرہیز کرو کہ بدی ڈالنا دین کا برباد کرنا ہے اور ابن ماجہ و ترمذی نے بیان کیا کہ ابی ہریرہ  
 نے نقل کیا کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا جو کوئی کسی کا کچھ ضرر کرے اللہ تعالیٰ اس کو ضرر  
 پہنچا دیگا اور جو کوئی کسی کو کچھ تکلیف دے اللہ تعالیٰ اس کو سزا دے گا اور ترمذی نے  
 حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی روایت کیا کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا جو شخص مسلمان کو ضرر  
 پہنچا دے یا ان کے ساتھ فریب کرے وہ شخص ملعون ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور ہے  
 اور ابو داؤد نے سعید بن زید سے نقل کیا کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا ناحق اور بیوجہ کسی  
 مسلمان کی آبرو کو نہ تو کمزور نہ باندازی کرنا بیاج کہانے سے بدتر ہے اور یہی ہے جابر کی  
 روایت سے نقل کیا کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا جو شخص اپنی بھائی مسلمان کے آگے اپنی کسی خطا

حد و قیاس و فصل ہے  
 اور ترمذی نے  
 ابیہریرہ کی روایت سے  
 لکھا ہے کہ پیغمبر صاحب صلعم نے  
 فرمایا ہر بار حد و حد سے دور بھاگو اور  
 پرہیز کرو کہ نہ شک حد نہ کیونکہ گویا کہا لیتا ہے جیسا کہ آگ سوکھی لکڑی کو کہا یعنی ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
 الحمد للہ الذی هدانا لهذا  
 الذی کنا علیہ ضالین

سو خدا چاہو پروہ اسکا عذر قبول کرے تو اس پر ایسا گناہ ہی جیسا صاحب کس پر یعنی  
 راہ کے حصول لینے والے پر ایسے ہی مجھ ہی معلوم ہوا کہ جو شخص عذر قبول کرے وہ ہشتی  
 نہیں اب جانا چاہیو کہ ایک کادوسرے پر مسلمانی کا حق سب حق نہیں زیادہ تر اور بالاتر  
 اس واسطے کہ قرابت نسبی میں بیشتر مان باپ سید میں اور قرابت اخوة اسلامی میں خدا  
 اور رسول اسطہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب مسلمانوں کے باپ ہیں حق تعالیٰ فرماتا  
 ہو کہ نبی سلم مسلمانوں میں بیشک کر نکلو انکی جانوں کو ادنیٰ ہو اور یہ بیان نبی صلی سلم کی  
 مسلمانوں کی مائیں میں اور ابائی کعب کی قرأت میں اتنا اور زیادہ ہو اور نبی مسلمانوں کا  
 باپ ہو اور اس پر حق تعالیٰ نے فرمایا ہو کہ سب آسمان پسین بھائی ہیں سو صلح اور ملاپ  
 کر داد و اپورو بھائیو نہیں اور بلحاظ اخوة اسلامی کے مسلمانوں کیو اسطہ حق تعالیٰ  
 کی جناب میں فرشتے استغفار کیا کرتے ہیں چنانچہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہو جو فرشتہ کہ عرش  
 سے کو اٹھائی ہوئی ہیں اور جو کہ عرش کے گرد ہیں وہ سب آپ پروردگار کی تسبیح اور  
 حمد کرتے ہیں اور اسکو ساتھ گردیدہ ہو ہیں اور مسلمانوں کیو اسطہ بخشش چاہتی ہیں  
 اور دوسری جگہ فرمایا ہو فرشتے اللہ کو حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور اہل زمین کیو اسطہ  
 استغفار کرتے ہیں سوال اگر کوئی پوچھو کہ جب اخوة اسلامی کا حق اخوة نسبی کے  
 حق پر اور سب حقوق پر مقدم اور بالاتر ہو تو اخوة نسبی کو اخوة اسلامی پر کیون مقدم  
 کیا اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہو کہ مسلمانوں اور مہاجروں میں بعضی اقربا نسبی بعضی

بہترین اور سید سطلو مراتب نسبی میں میراث جاری ہو اور قرابت اسلامی میں جاری نہیں اور  
 ترمذی و نسائی اور ابن ماجہ و مسلمان ابن عامر و سحر روایت کرتے ہیں کہ پیغمبر صاحب صلعم نے  
 فرمایا مسکین کو صدقہ دینو کا ایک ثواب ہو اور ذیرحم پر صدقہ دینو کا دو چند ثواب  
 ہے ایک صدقہ کا اور ایک صلہ رحم کا جواب اسکا یہ ہے کہ قرابت نسبی وغیرہ  
 جو اد پر بیان ہو چکی ان سب میں اسلام شرط ہو اور جب گنہگار سلام معتبر ہے اور معنی آیت  
 کے یوں ہیں کہ جو مسلمان کہ اولوالارحام میں بہترین اور ارث میں معدوم ہیں ان  
 مسلمانوں میں جہاں سحر و قرابت نسبی نہیں کہتے اور مطلب بٹ شریف کا ترجمہ  
 کہ صدقہ اور پراس مسکین مسلمان کے جو ذیرحم ہو وہ ثواب رکھتا ہو سید سطلو اگر اقربا  
 کافر ہوں اور نکو میراث نہیں بلکہ عام مسلمانوں کو ہو اور بیت المال میں جو خزانہ سب  
 مسلمانوں کا ہو داخل کرتے ہیں بھانٹک کہ اگر باپ کافر ہو تو اگرچہ نفقہ اسکا اولاد  
 پر واجب ہو لیکن محبت اور دوستی اسکے ساتھ درست نہیں بلکہ اس سحر و بیزار ہو گیا چاہیے  
 چنانچہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہو کہ جب پیغمبر صاحب صلعم کو اور مسلمانوں کو مشر کو نکاد و رنجی  
 ہونا ثابت ہو چکا تو پیغمبر صاحب صلعم کو اور مسلمانوں کو مشر کو نکلی بخشش اور مغفرت چاہی  
 درست نہیں اگر وہ مشرک صاحب قرابت ہوں اور حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام  
 کا اپنا باپ کیو سطلو استغفار کرنا صرف سید سطلو تھا کہ اس کو سحر و گنہگار ساتھ مسلمان ہونیکا  
 وعدہ کیا تھا پر جب اس کو معلوم ہوا کہ وہ خدا کا دشمن ہو تو اس سے ناخوش اور بیزار ہو گیا



قائدہ ابن مساکر نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا جو قرآن  
 نسبی کہ خسرے اور دامادی ہو قیامت کے دن منقطع ہو جاوے گی مگر میری قرابت نسبی اور  
 دامادی منقطع نہو گی جانا چاہیو کہ ایسے مراد آنحضرت صلعم کی یہ نہیں کہ قرابتیں سب  
 مسلمانوں کی منقطع ہو جاوے گی اور منقطع میری ہی ذات پاک کی قرابت باقی رہے گی بلکہ مراد  
 ایسے ہیں کہ سب مسلمان میرے فرزند ہیں ان کا نسب میرے باقی رہے گا منقطع نہو گا اور کافر کا منقطع ہو  
 گا اور اس معنی اور مراد پر وہ آیت کلام اللہ کی دلیل ہے کہ جس کا ترجمہ اور معنی یہ ہیں فرمایا  
 اللہ تعالیٰ نے جو لوگ مسلمان ہوئے ہیں ان کی مسلمان اولاد کو بہشت میں نام لکے باپوں کے  
 مرتبے کے ساتھ ہم ملا دیئے اور ملحق کرینگے اور باپوں کے عمل میں سے کچھ کم کرینگے اور  
 مجھ بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مال اور اولاد کافر دہلی کافر دہلی کو ہمارے نزدیک کرینگے  
 مگر جو لوگ کہ ایمان لائے اور اچھے کام کئے ان کے مال اور اولاد ان کو ہمارے پاس اور  
 نزدیک کرینگے اور کافروں کے حق میں فرمایا کہ قیامت کے دن کافروں کے نسب ان کے  
 درمیان نہیں سب اب کاٹے منقطع ہو جائینگے پس ان آیتوں سے اور سو انکو اور بھی آیتوں  
 اور حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں میں نسب باقی رہے گا اور ایک دوسرے کو مفید ہوگا  
 نسب قرابت کا بھی اور نسب ہستی وغیرہ کا بھی اور کافر دہلی کو کچھ فائدہ نہو گا حق تعالیٰ  
 نے فرمایا ہو قیامت کے دن آدمی اپنی بھائی سے اور اپنی بیوی سے اور اپنی اولاد سے  
 جدا ہوگا اور فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے آپس میں دشمن ہو جاوے گی سوائے متقیوں اور

پر نیز گمان کے فرض و کلام سے یہ ہو کہ جس قدر حقوق کہ بیان ہوئے ان سب میں  
 کوئی اسلام اور ہندو گاری میں داخل اور اقوی ہو گا اور اسکے واسطی حجت اور صلہ رحم  
 امن اور اعلیٰ ہو گا واللہ اعلم بالصواب سا توین قسم بعض حقوق میں ایک وہ  
 حق سے جو آدمی اپنا اختیار سے اپنا اور پر لازم کر لے اسی حق حقوق اللہ میں بھی ہے  
 اور حقوق الناس میں بھی ہے اور ان دونوں حق میں ہر ایک تین قسم ہو ایک یہ کہ آدمی  
 وجوب کا سبب معصیت ہو تو یہ کہ اس کو وجوب کا سبب کوئی امر مباح ہو **فصل**  
 حق اللہ کے وجوب کا سبب عت ہو سو نذر نیاز یا عبادۃ ہو وہ دو قسم ہو ایک قسم  
 نذر عبادۃ مقصود یعنی ایسی عبادت کو اپنا اور پر لازم کرنا کہ اس جنس کی عبادت  
 کی صورت میں فرض ہے جیسو نماز یا روزہ یا صدقہ یا حج خواہ وہ نذر یا بشرط ہو یا  
 کسی نعمت و بخی یا دنیوی کے ادا و شکر میں اس کو حصول کے ساتھ مشروط چنانچہ کہ  
 اگر ظانا بیمار صحت پاوی یا ظانا شخص سفر ہو آدمی تو میں شہادت بخیر روزہ رکھوں یا  
 اس قدر نماز نفل ادا کروں سو این وہ فروع و تو نہیں یعنی مشروط اور غیر مشروط میں  
 ایسی نذر کا دفا کرنا فرض ہے لیکن مشروط کی صورت میں بعد وجوہ شرط کے تو میں  
 فرمایا اللہ تعالیٰ نے چاہو کہ اپنی نذر میں مافی ہو میں پوری کرین تو دوسری قسم نذر  
 بالعبادۃ کی یہ کہ عبادت غیر مقصود کی نذر یا یعنی ایسی عبادت کو اپنا اور پر لازم  
 کر لینا کہ وہ خود مقصود بالذات نہیں چنانچہ کوئی نذر ماننے کہ میں ہر نماز کو دو نوازاں

فائدہ ابن مساکر نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قرآن  
 نسبی کہ خسر می اور دامادی ہو قیامت کے دن منقطع ہو جاوے گی مگر میری قرابت نسبی اور  
 دامادی منقطع نہو گی جانا چاہیو کہ ایسے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ نہیں کہ قرابتیں  
 مسلمانوں کی منقطع ہو جاوے گی اور صرف میری ہی ذات پاک کی قرابت باقی رہے گی بلکہ مراد  
 اس سے یہ کہ سب مسلمان میرے فرزند ہیں انکا نسب میرے ساتھ باقی رہے گا منقطع نہو گا اور کافر دنیا منقطع ہو  
 گا اور اس معنی اور مراد پر وہ آیت کلام اللہ کی دلیل ہے کہ جسکا ترجمہ اور معنی یہ ہے کہ فرمایا  
 اللہ تعالیٰ نے جو لوگ مسلمان ہوئے ہیں انکی مسلمان اولاد کو بہشت میں انکے باپوں کے  
 مرتبے کے ساتھ ہم ملا دیئے اور ملحق کر دیئے اور باپوں کے عمل میں سے کچھ کم کر دیئے اور  
 یہ بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مال اور اولاد کافر دنیائی کافر دنیائی کو ہمارے نزدیک کر دیئے  
 مگر جو لوگ کہ ایمان لائے اور اچھے کام کئے انکے مال اور اولاد انکو ہمارے پاس اور  
 نزدیک کر دیئے اور کافروں کے حق میں فرمایا کہ قیامت کے دن کافروں کے نسب انکے  
 درمیان نہیں سبب کا پے منقطع ہو جائیئے پس ان آیتوں سے اور سو انکو اور بھی آیتوں  
 اور حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں میں نسب باقی رہے گا اور ایک دوسرے کو مفید ہوگا  
 نسب قرابت کا بھی اور نسب ہستی وغیرہ کا بھی اور کافر دنیائی کو کچھ فائدہ نہو گا حق تعالیٰ  
 نے فرمایا ہو قیامت کے دن آدمی اپنی بھائی سے اور اپنی بہن سے اور اپنی اولاد سے  
 بھاگے گا اور فریاد کرے کہ قیامت کے دن نسبت آپس میں نہیں ہو جاوے گی سو امی متفیون اور

پر ہرگز گاہکوں کے فرض و حکام سے بچہ ہو کہ جس قدر حقوق کہ بیان ہوئے ان سب میں  
 کوئی اسلام اور ہر ہر گاہی میں داخل اور اقوی ہو گا اور اسکے واسطی بخت اور صلہ رحم  
 احق اور اولی ہو گا واللہ اعلم بالصواب سا توین قسم بعض حقوق میں ایک وہ  
 حق ہے جو آدمی اپنا اختیار سوا اپنا اور پر لازم کر لے اور یہ حق حقوق اللہ میں بھی ہے  
 اور حقوق الناس میں بھی ہے اور ان دونوں حقوق میں ہر ایک تین قسم ہو ایک یہ کہ اس کے  
 وجوب کا سبب محصیت ہو تو یہ کہ اس کو وجوب کا سبب کوئی امر صیاح ہو **فصل**  
 حق اللہ کہ جس کے وجوب کا سبب طاعت ہو سو نذر نیاز یا عبادۃ ہو وہ دو قسم ہو ایک قسم  
 نذر عبادۃ مقصود یعنی ایسی عبادت کو اپنا اور پر لازم کرنا کہ اس جنس کی عبادت  
 کسیرت میں فرض ہے جیسو نماز یا روزہ یا صدقہ یا حج خواہ وہ نذر بلا شرط ہو یا  
 کسی نعمت دینی یا دنیوی کے اور اگر لشکر میں اس کو حصول کے ساتھ مشروط چنانچہ کہ  
 کہ اگر فلانا بیمار صحت پاوی یا فلانا شخص سفر سو آدمی تو میں شہادت تیر روزی رکھوں یا  
 اس قدر نماز نفل اور اگر دن سوائے دو فومور تو نہیں یعنی مشروط اور غیر مشروط میں  
 ایسی نعمت کا دفا کرنا فرض ہے لیکن مشروطہ کی صورت میں بعد وجہ شرط کے فرض ہے  
 فرمایا اللہ تعالیٰ نے چاہو کہ اپنی قدریں مافی ہوئیں پوری کریں دوسری قسم نذر  
 یا عبادۃ کی یہ کہ عبادت غیر مقصودہ کی تہمانا یعنی ایسی عبادت کو اپنا اور پر لازم  
 کر لینا کہ وہ خود مقصود بالذات نہیں چنانچہ کوئی نعمت ماننے کہ میں ہر نماز کو ضرورتاً

ہو کر وگناہوں سے نڈک اور انکار استغیب ہو جب نہیں آمد نڈک بالحق باطل ہے  
 یعنی کوئی کہو کہ اگر فلاں ایسا شفا پاوے تو میں ناچ رنگ کر اؤں یا دھوون بھاؤں سو اس  
 نڈک کی اصل ہی باطل ہے اسکا دفا کرنا کیونکر جائز ہو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی گناہ  
 کے امر کو نہ ماننا جائز نہیں اور نہ ماننا کسی امر مباح کا بھی لغو ہے اور سوامی حقیقتاً  
 کسی نبی یا ولی یا کسی اور کی تہ ماننا گناہ اور شرک ہے فصل اور دوسرا حق حقوق  
 اللہ میں جو بندہ اپنی اختیار سے اپنے اوپر لازم کر لے وہ حق ہے کہ اُسکے بڑے  
 کا سبب محبت اور گناہ ہو جیسو عدالت کا سبب ناکرنا یا شراب پینا یا کشتی کو  
 زنا وغیرہ کی کرنا اور جیسو ماتمہ کا سبب چوری کرنا اور کفارہ دینو کا سبب منکر  
 شریف کا روزہ توڑ ڈالنا اور کبکو خطا اور چوک سے قتل کرنا اور اپنی جود کی کسی عضو  
 کو اپنی مان یا بہن غیرہ محرمات کی اس عضو کے ساتھ مشابہت دینا جسکا ویکھنا اور  
 نہ سو ایسے حق اللہ کا بھی ادا کرنا اور جب فصل اور تیسرا حق حقوق اللہ میں جو بندہ  
 اپنی اختیار سے اپنا اوپر لازم کر لے وہ حق ہے کہ اُسکے وجوب کا سبب کوئی امر مباح  
 جیسو بعض اوقات میں کفارہ یمن کا سبب سم کہا کر عہد شکنی کرنا اور قضا اور روزہ رمضان  
 کا سبب سزا اور مدین کو رمضان شریف کا روزہ نہ رکھنا سو کفارہ یمن کا اور قضا اور روزہ  
 رمضان کا ان دونوں صورتوں میں واجب ہے فصل اور حقوق العباد جو بندہ نے اپنی اختیار  
 سے اپنا اوپر واجب کر لیا وہ بھی نہیں قسم ہو ایک حق العباد کہ سبب طاعت ہے

جیسے انعام و عہدہ خیر کا عجب کسی سودہ گرد نہ کرنا کہ میں تیرے ساتھ غلامی نیکی کروں  
 سو ایسے سودہ گرد کا فائدہ اور عجب ہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہو کہ قول و قرار کو پورا کر دو  
 بیشک عہد شکنی کا سبب پوچھا جاوے گا اور پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا ہو عہد کرنا  
 حکم فرض کا رکھنا ہو اس حدیث کو طبرانی نے حضرت علیؓ اور ابن مسعودؓ سے نقل کیا ہو  
 اور ابن عباسؓ نے حضرت علیؓ سے روایت کیا ہو کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ  
 کرنا حکم فرض کا رکھنا ہے ہلاکت ہو اس شخص کو جو عہد کر کے پورا نہ کرے اور اگر جو عہد کلمات  
 آپؐ نے زبان مبارک سے تین بار فرمائے اور صحیحین میں ابھر رہے منقول ہو کہ پیغمبر صلی  
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کی نشانیاں تین چیزیں اور صحیح مسلم نے اتنا اور زیادہ لکھا کہ  
 اگرچہ نماز پڑھا کرے اور روزہ رکھا کرے اور اپنی تین لوگوں میں مسلمان کہا کرے ایک ہی  
 کہ جب بات کہی جھوٹ کہے اور جب وعدہ کرے کبھی پورا نہ کرے اور جب کوئی چیز اسکے  
 پاس امانت ہے کہ تو اس میں سے چوری کرے اور عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہو کہ پیغمبر صلی  
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص میں بھہ چار چیزیں ہوں وہ پورا منافق ہو امانت کی چیز میں  
 چوری کرنا جھوٹ بولنا قول قرار کر کے عذر اور فریب کرنا جھگڑنا و قسمیں گالی بکنا  
 فصل آمد دوسری قسم اُن حقوق الناس میں جو بندہ اپنا اختیار سوا پورا پر واجب  
 کر لے وہ حق ہو کہ سب اسکو واجب کا کوئی امر مباح ہو جسے توین وغیرہ کہ سبب بید  
 و فروخت کے اور اجارہ و بیو لیتوں کے اور سبب بید و فروخت کے اور امانت اور قرض لینے کے اور

بسبب نکاح اور خلع کے اختیار سے خواہر لازم کر لیا پس ادا کرنا ان سب حقوق کا  
 فرض ہے بعد قبض قیمت کے بیع کو مشتری کے سپرد اور حوالہ کر دینا اور بعد نکاح  
 کے اپنے تین خاوند کے قبض اور اختیار میں چھوڑنا اور بیع کی قیمت ہائع کے حوالہ  
 کرنا اور قرض لیا ہوا قرض خواہ کو ادا کرنا اور قہر جو روکو اور فرد دوری مزدور کو اور مال  
 اور دیعت کی چیز مالک کو سپرد دینا اور سوا اس کے جو چیز کہ بندہ نے اپنے اوپر  
 اختیار سے واجب کر لی ہو ادا کرنا اور سکا واجب حقوق اللہ میں جو کہ احتمال منفعت کا  
 رکھتے ہیں اٹکا ادا کرنا اولیٰ ہو اور ان حقوق کے تلف ہونے میں اور دیون کے ادا ہونے  
 میں احتمال منفعت کا ضعیف ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ شہید کے سب گناہ معاف  
 ہیں مگر دین معاف نہیں اس حدیث کو مسلم نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے اور صحیحین میں  
 ابیہریرہ سے منقول ہے کہ پیغمبر صاحب سلم نے فرمایا دیر کرنا اور دین میں بعد میسر ہونے  
 ظلم ہے۔ ایک شخص کا جنازہ نماز کیا اسے پیغمبر صاحب سلم کے پاس لائے آپ نے پوچھا  
 اس شخص پر کیا قرض تو نہیں لوگوں نے کہا نہیں آپ نے اس کی نماز پڑھی پھر ایک  
 جنازہ اور آیا آپ نے پوچھا یہ شخص کیا قرضدار تو نہیں لوگوں نے کہا ہر پھر آپ نے  
 پوچھا اس کو کچھ مال چھوڑا تو لوگوں نے کہا تین دینار چھوڑے ہیں آپ نے اس کی بھی نماز  
 پڑھی پھر ایک جنازہ اور آیا اس کو بھی پوچھا کہ یہ شخص مفروض تو نہیں لوگوں نے عرض  
 کیا اس پر تین دینار قرض ہیں آپ نے پوچھا اس کو کچھ مال بھی چھوڑا تو عرض کیا یا رسول اللہ

اسنو کہہ مال نہیں چھوڑا آپ نے فرمایا اس پر تمہیں نماز پڑھو ابو قتادہ نے کہا یا رسول  
 اللہ اسکا قرض میں ادا کرو گنا آپ اسکی نماز ادا کیجو تب آپ نے اوپر بھی نماز پڑھی  
 تجار می سٹے مسلمہ بن الاکوم سے روایت کیا اور لغوی نے شرم اسنتہ میں ابی سعید خدری  
 سے نقل کیا کہ ایک شخص کا جنازہ نماز کیا اسطو پیغمبر صاحب صلعم کی صورت میں لائو آپ نے چپا  
 اسپر کیا قرض ہے لوگوں نے کہا ہوتو پھر آپ نے پوچھا کہ بقصد قرض کے اسنو کہیے  
 مال بھی چھوڑا ہو کہنا مال تو کہہ نہیں چھوڑا آپ نے فرمایا کہ اسکی نماز تمہیں پڑھو حضرت علیؓ  
 بولادٹھو کہ یا رسول اللہ اسکا قرض میں نے اپنو ذمہ پر لیا میں ادا کرو گنا آپ نے اسکی  
 نماز جنازہ کی پڑھکر حضرت علیؓ سے فرمایا تو نے اس مردہ کو قید سے چھڑایا اللہ تعالیٰ تجکو  
 قید سے چھڑائیو مسلم نے ابی قتادہ سے روایت کی کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر  
 میں خدا بیتعالیٰ کی راہ میں ثواب کی امید پر کافر دکن کے مقابلے میں مارا جاؤں اور مہر  
 کروں اور سامنو سو منہ نہ پھیر دوں حق تعالیٰ میرے گناہ بخشیکا یا نہیں آپ نے فرمایا  
 البتہ گناہ بخشیکا مگر قرض بخشا جاوے گا جبرئیل نے مجھ سے ایسا ہی کہا ہوا درنہر کے  
 ادا کرنے کیواسطو حق تعالیٰ فرماتا ہو کہ مردوں کا مہر خوشی دل سے ادا کرو یا مال حلال  
 نے شبہہ سو یا واسطے دیانت کے اور ابن ماجہ نے ابن عمر سے اور ابو یعلیٰ نے ابی ہریرہ  
 سے اور طبرانی نے جابر سے اور حکیم اور ترمذی نے انس سے روایت کیا کہ پیغمبر صاحب صلعم  
 نے فرمایا فردور کی فردوری ادا سکالینہ سو کہنی سو پھلو ادا کرو اور صحیحین ابی ہریرہ سے



ن  
 اگر کسی نے قرض دیا ہو اور اس کو  
 قرض دینے سے منع کیا ہو اور اس کو  
 قرض دینے سے منع کیا ہو اور اس کو  
 قرض دینے سے منع کیا ہو اور اس کو

مردی ہو کہ پیغمبر صاحب مسلم نے فرمایا جو قرض جو روک لیا اس کا خدا نہ پوچھے پس سوچو باوجود  
 جروا اس کو پاس لے جا سونگار کر دی پھر خاندہ خفا اور ناخوش ہو کر لیا سورہی تو ہم تک فرشتے  
 اُس صورت پر لعنت کرتے ہیں اور امانت کے ادا کرنے کے مقدمہ میں حق تعالیٰ نے فرمایا ہو کہ اللہ  
 تعالیٰ تم کو حکم کرتا ہے کہ امانت کی چیزیں ان کے مالکوں کے حوالے کر دو فائدہ اگر کوئی  
 شخص قرض لیکر ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو اور میسر آنے سے پہلے مر جاوے تو امید ہو کہ اللہ  
 تعالیٰ قیامت کے دن اُس کو قرضوا ہو نکوراضی کر کر اُس کو مشیت میں داخل کر دی جائیگا حکم  
 نے ابی امامہ سے نقل کیا کہ پیغمبر صلیع نے فرمایا جو شخص معاملہ کرے اور قرض اُس کو ذمہ پڑے  
 ہو اور اُس کے دل میں ارادہ ادا کرنے پر ہو وہ ادا کرنے سے پہلے مر جاوے تو  
 درگزر کیا اللہ تعالیٰ اُس سے اور اُس کی قرضوا کو کچھ دیکر راضی کر دیگا اور اگر اُس کے دل میں  
 ارادہ ادا کرنے کا نہ ہو وہ مر جاوے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس کو قرضوا ہوں کہ  
 اُس سے عوض دلوادے گا اور طبرانی اور حاکم نے ابی امامہ سے بیان کیا ہے کہ آنحضرت صلیع  
 نے فرمایا جو شخص قرضدار مرے اور ارادہ قرض ادا کرنے کا نہ رکھتا ہو تو اللہ تعالیٰ قیامت کے  
 دن فرما دیگا کہ میں اپنے بندہ کا حق اُس سے لوٹا پھر اُس کی نیکیاں قرض والے کو دلوادے گا اور  
 جو بقیہ قرضدار کے پاس کچھ نیکی نہ ہوگی تو قرض والے کے گناہ اور قرضدار پر رکھے  
 جاویں گے اور طبرانی نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ پیغمبر صاحب مسلم نے فرمایا قرض دو قسم ہے  
 جو شخص قرضدار مرے اور نیت ادا کرنے کی رکھتا ہو تو میں اُس کا دی ہوں یعنی میں اُس کا بخشاؤں

اور اسے نکالی سو ایک قرض لیا کہ وہ لوگ اسے جو شخص قرضدار مری اور اوکڑ نکال دیا وہ  
 نہ کہتا تھا نہ اس کی نیکیان قرض کے لئے ترغوا کہ وہ لوگ اسے اس طرح کے قرض  
 دینا نہیں اور ایسا ہی بن عشتی بھی آخرت معلوم ہوئی کیا ہر فصل اور ہر  
 قسم ان حقوق العباد میں جو بندہ اپنا اختیار سوانہو اور ہر واجب کرے وہ حق ہو کہ  
 اُس کے وجوب کا سبب سمجھتے ہی جس کی کی جان ناحق لانا یا کوئی عضو کاٹنا یا کسی  
 مال چوری یا دغا بازی یا زبردستی سے لینا یا گالی اور مار دینا سو اور کسی اور طرح سے  
 کسی کی آبرو و دور کرنا یا کسی غیبت کرنا سبب ہو وجوب و مظلوم اور مسترضا و مظلوم کا  
 مظلوم کو بغیر ارضی کئی ان حقوں کے تلف کرنے میں بخشش اور مغفرت ممکن نہیں مگر شاذ و  
 غرض کہ جب تک مظلوم کو راضی نہ کر لیا چھٹکارا اور راضی نہ کیا پیغمبر صاحب سلم نے فرمایا  
 کہ نامہ اعمال تین قسم ہیں ایک وہ کہ اس کو حق تعالیٰ کچھ چیز نہیں گناہ دے اور وہ کہ اس  
 اسمیں سے کچھ نہیں چھوڑتا یا مسرورہ کہ اس کو اللہ تعالیٰ ہرگز بخین بخشا سو نامہ اعمال  
 جس کو اللہ ہرگز بخین بخشا وہ سرگ ہو اور نامہ اعمال جس کو اللہ کچھ نہیں گناہ دے کا ظلم ہے اپنی  
 جانوں پر ناز و زور و غرور و عباد کو ترک کرینکے سب سے سوائے سچا چاہو تو بخشہ ہو اور وہ  
 نامہ اسمیں سے حق تعالیٰ کچھ نہیں چھوڑتا وہ بند و کا ظلم ہے آپس میں ایک دوسرے پر  
 اور میں البتہ مقرر عرفی و مقرر صامی ہو گا اس حدیث کو حاکم و احمد نے حضرت  
 صدیق سے بیان کیا ہے اس سے شہر کی حدیث بلانی نو سلمان و ابو ہریرہ ازین سے روایت

کی جو اور بخاری نے ابی ہریرہؓ سے نقل کیا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے  
 کسی پر ظلم کیا ہو اسکو لازم ہو کہ دنیا میں اس مظلوم سے کچھ دیکر یا جستم ہو یا کھانا  
 کہ آخرت میں نہ درم ہو نہ دینار ہے اگر دنیا میں معاف نہ کرادے گا تو قیامت کے دن ظالم کو  
 نیک عمل بقدر ظلم کے مظلوم کو دوائی جو دیگا اور جو اس کے نیک عمل نہ ہونگے مظلوم  
 کے بدلے ملے گا اور ظالم پر کہیں گے اور مسلم و تر مذی نے کہا کہ ابی ہریرہؓ سے نقل کیا کہ پیغمبر  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے یاروں سے پوچھا کہ مفلس کس کو کہتے ہیں عرض کیا کہ مفلس وہ ہے جو کچھ  
 مال و متاع نہ کہتا ہو حضرت نے فرمایا میری امت میں مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن اس  
 حالت میں حاضر ہو کہ دنیا میں نماز روزہ زکوٰۃ سب ادا کیا ہو باوجود اسکی کسکو ملے  
 دی ہو کسکو تہمت نہ لگائی ہو کسکا مال کہا لیا ہو کسکو مارا ہو سو ان گناہوں کے  
 بدلے اسکی ہر ایک نیکیاں مظلوم کو دوائی جائیگی پہر اگر اسکی عمل نیک تمام ہو چکیں گے  
 اور ابھی لوگوں کا حق اسکو ذمہ پر باقی رہے گا تو ان حقدار دن مظلوموں کے گناہ  
 اوپر رکھیں گے اور اسکو روزِ خمس ڈال دیں گے اور ہزار و طبرانی نے عمارؓ سے روایت  
 کی جو کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی شخص ایسا نہیں جو دنیا میں اپنے غلام کو مار کر  
 قیامت کے دن کو راہچر ہو اور اس سے عوض لیا جاوے اور ہزار و طبرانی نے ابی ہریرہؓ  
 سے بھی اسی مضمون کی حدیث نقل کی ہے اور حاکم نے سلمان اور سعد اور ابن مسعودؓ  
 وغیرہ سے ایسا ہی بیان کیا ہے اور ایسا ہی طبرانی نے ابی امامہ باہلی سے اور ابی ہریرہؓ

اور انس روایت کیا ہے اور حسد نے ابراہیم مخفی سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا کہ  
لوگ صحابہ اور تابعین فرماتے تھے کہ اگر کوئی کسی کو کہو کہ گواہی دے کہ وہ ایسا ہے تو کیا  
کے دن اللہ تعالیٰ اس سے پوچھ لے گا تو نے دیکھا تھا کہ میں نے غلام کو گناہ کیا یا  
سور پیدا کیا تھا فائدہ ظلم کرنا جیسا مسلمان پر حرام ہے تو تم پر بھی حرام ہے اس لیے  
اہل ذمہ سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے عہد کیا ہے سو ذمی پر ظلم کرنے سے عہد شکنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم  
کی لازم آتی ہے بلکہ بنی نے دائلہ بن النضیح سے نقل کیا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی  
ذمی پر زنا کی تہمت کرے گا اس کو قیامت کے دن آگ کے کڑوں سے حد مارینگے اور پتھر سے  
انھیں مارتے ہوئے فرمایا ہے کہ خبردار ہو جو کوئی ذمی پر ظلم کرے یا اس کو حق میں سے  
کچھ کم کرے یا اس کو طاقت سے زیادہ تکلیف دے یا کوئی چیز اس کی خلاف ورزی کے  
لیوے تو میں قیامت کے دن اس کی طشت ہو کر ظالم سے لڑوں اور اس کا حق طلب کروں  
فائدہ جانا چاہیے کہ سوائے شرک کے جو گناہ ہو اگرچہ کیا ہی بُرا اور نہایت سخت ہو  
اس کی سزا کو انتہا ہے پس یہ حد میں جو مذکور ہو میں ان کا مقتضا یہ ہے کہ سب حق بندہ  
علیٰ الخصوص زور اور ظلم کی چیز اور سوائے اس کی جو مظالم ہیں راجحان اور مہل نہیں چھوڑے  
جاء یگو قصاص میں در بدلہ ان کا ضرر ہو تو لوگ کے نیک عمل مطلوب ہو نہ کوئی دینگو پھر اگر  
ظالموں کی نیکیاں تمام ہو چکیں گی اور مظالم باقی رہیں تو مطلوب سو گناہ ظالموں پر کہہ  
کر دوزخ میں کرینگے مگر جو وقت زور اور ظلم اور حق تلفی کی سزا ظالموں کو مل چکی ہے اور

پوری ہو جاوے گی اگرچہ بعد مدت رسید کے ہو تب آخر کو مقتضای ایمان کے دوزخ سے  
 نکال کر بہشت میں داخل کرینگے کہ ایمان کی جزا بہشت ہی ہو ہمیشہ بہشت ہی میں رہے گا  
 امام بیہقی نے ایسا ہی لکھا ہے لیکن انکو لازم ہے کہ مظالم سے بچتا رہو اور اگر بر تقدیر کسی  
 طرح کا ظلم صادر ہو تو بہر نوع دنیا میں مظلوم کو راضی کر دو اس واسطے کہ کبھی مظالم کی بہشت  
 سے ایمان بھی سلب ہو جاتا ہو نعوذ باللہ منہا حق تعالیٰ صدہ مظالم سے اپنی پناہ میں لے  
 لے مباح درپے آزار دہرچہ خواہی کن کہ در شریعت ما غیر ازین گناہی نیست +  
 یعنی پیغمبر صاحب علم کی شریعت غرامین مظالم کی برابر کوئی گناہ نہیں فائدہ اگر کسیکے  
 دعوے پر مظالم ہوں اور افسوس تو بہ کر دو آئندہ کو پرہیز کر دو اور در مظالم کا اور منسا  
 جوئی مظلوموں کی مقدور ہو باہر ہو تصور تین حق تعالیٰ سے امید کہ قیامت کے دن انکو ٹھمنوں  
 کو اس سے راضی کر دو اور حاکم و بیہقی نے اور سعید بن منصور نے اس سے روای کی جو  
 کہ پیغمبر صاحب علم نے فرمایا وہ شخص جسے امت کے اللہ تعالیٰ کے سامنے اگر دوزانوں  
 بیٹھ جاویں گے پہلے ایک کہیگا خداوند امیر حق اس کو دلاؤ کہ ہر حق تعالیٰ اس دوسرے کو  
 فرما دیگا کہ اس کا حق حوالہ کردہ کہیگا خداوند امیر و پاس تو کچھ نیکی باقی ہی نہیں رہی  
 تب اللہ تعالیٰ مظلوم سے فرما دیگا اب تو کیا کرے گا اسکے پاس تو کچھ نیکی نہیں بچی تو وہ مظلوم  
 کہیگا یا الہی اگر اسکے پاس نیکی نہیں رہی تو میری گناہوں کو مجھ سے لے جانا ب رحمت  
 عالیاں شیخ گنجگار ان مسلم بھارت فرار کرنے لگو اور فرمایا کہ وہ دن نہایت سخت ہوگا

ایک آدمی اُنہارہوی چاہیگا کہ کوئی شخص اسے گناہ اٹھالے یعنی زمین عذاب میں نہ  
 بہے جو محنت نے ارشاد کیا کہ ہر اللہ تعالیٰ اس اللہ کو فرما دیگا کہ اپنا سر اُنہارہوی  
 کیطرت تو دیکھہ شخص سر اٹھاتے ہی کیلئے کہ گناہ بہشت سے شہر بڑی بڑی عالی شان چاہی  
 سونے کے بنی ہوئیوں کی بڑی ہوئی آتے ہیں جس کی نی یا صدیق یا سید کیو اس  
 ہو رہی جو تب حق تعالیٰ اس کے واسطے فرما دیگا کہ تو ان شہر کی تبت دیگا اسکو طبعی و  
 پوچھا خداوند ایسا کوں دیگا کہ اس کی تبت دیگا کہ متعلق العاقبہ یا دیگا اسکی قیمت  
 تیری پاس جو دیو لیکار ہو یا ایسی کیا چیز جس میں تبت دیگا کہ تو اپنا حق اپنی آیت  
 بھائی کو سات کر بھی ان شہر و خانوں کو وہ دیگا بار خدا یا میں کہ جو سو گناہ اور گناہ  
 اسکی ہوا احتشام فرما دیگا تب اپنی اس جہانی کا آتھہ پھر کر بہشت میں لیجا بھائی کو انحضرت صلیح  
 فرما دیو لیکار وہ شخص ہے جو دواور آپس میں صلح اور ملاپ رکھو اور اخلاص بہت سو رہو  
 وہ کسی ظلم مت کرو کہ تیار کیے دیں کسی کو صلح کا اختیار نہو گناہ سے بچ کر رہیں چاہیگا کہ  
 صلح کرادیگا نہیں تو گناہ و ظلم کی عوض و جزا نہیں ایسا اور بظرافتی نے اس ادا مانی سے نقل کیا  
 کہ رسول اللہ صلیح نے فرمایا جب تک کہ ہشتی بہشت میں اور دوزخی اپنی کفارہ و جزا نہیں اخل  
 ہو چکیں گے تو ایک پکارنیوالا پکارے گا ای لوگو آپس میں صلح اور ملاپ کرلو اور ایک دوسرے کا حق آپس  
 میں معاف کر دو ورنہ ہمارے حقوں کا بد و خشنائی پر جو امام غزالی نے لکھا ہے کہ کھ  
 حدیث میں اس شخص پر محمول ہیں جو دنیا میں ظلم اور حق انصاف کر کر توبہ کرے اور آئندہ کو

مضامین سے باز آؤ۔ وہ لوگ دین میں یعنی خدا کی طرف سے ہر جائیداد کو ان کی شان میں اللہ تعالیٰ  
فرمایا ہے کہ ان کا ان لا دین غفر آہ یعنی اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو گناہوں کی طسیر بزم کرتا ہے  
بخشنا ہے قرطبی نے کہا کہ یہ نادین بہت خوب ہے اور حکم عام نہیں اور جو حکم عام ہوتا تو کوئی  
شخص دوزخی نہ ہوتا سوال اگر کوئی شخص کسی پر کچھ ظلم کرے جو جائیداد مال پر یا آبرو پر یا غلو  
کو اس سے یہ لالین درست ہے انہیں جو اس پر ظلم کرے اور اس پر ظلم کرے اور اس پر ظلم کرے  
زیادہ اس سے حرام ہے اللہ تعالیٰ فرمایا ہے غفر کہ جو کوئی ظلم کرے یا برائے ظلم کی جو تہہ سوا  
اب حلالا چاہے کہ یہ جو غرض کرنا اور ظلم سے روکنا لیس اور مباح ہے اور جو معاف کرے اور  
اسے تو بہت بہتر اور نہایت خوب بات ہے اور اللہ تعالیٰ کہ بیان آؤ مبرا بڑا اور جو اوٹو  
ہو یا غنیہ حق لیکھنے فرمایا ہے غرض کہ برابر اس ظلم اور زیادتی کے جو قیہ موا ہے اور اگر چہ  
اور صبر کرے تو مجھ صبر کرے تا سب بڑن کیوں ہو مگر خوب پیرے اور صبر کرے غنیہ اور تیرا  
ہی کہ تو فقیہ اور امام آدمی ہے اور فرمایا اللہ تعالیٰ کہ بدی کا بدلہ تو دہی ہے جو اس کی برابر کیا  
جاری ہے پھر معلوم غرض کی اور کشدے اور صلح کرے تو اس کا ثوابا لہ ہے پھر یعنی اللہ  
اس کی صلح اور جیب کی داد دے گا مقرر اللہ تعالیٰ کو دو غنیہ کہتا یعنی دشمن کہتا ہے اور  
جو کوئی اپنی ظلم کا بدلہ اور غرض ہے تو اس کے کچھ گناہ اور مؤخذہ نہیں بلکہ مواخذہ تو اس کی  
پیرہ دنیا میں بھی اور آخرت میں جسے جو کسی کو ماحول سے اور تیرے جیب میں میں فساد و مچاؤ  
اور لوگوں کو بڑی دکھ کی بار ہے اور جو کوئی پیرہ اور اپنی مظلمہ سے دگندہ ہو تو

بہت بڑی بات ہو احمد مسلم نے اور ابوذر و ترزہ ہنسنا اس پر نہ سہر دیت کی جو کہ پیش  
 نہ اسلام نے فرمایا جو شخص کہ آپسین گالی گلوچہ اور بدگوئی کرے تو وہ فکی بدگوئی کا گناہ ہے  
 جو جسو چلو اندکی ہریشہ طیکہ دوسرے کو زیادتی کی ہو یعنی جسد شروع کرے اسے نہ کہنا  
 تھا اوسے قدر اسی بھی کہا ہوا اور جو زیادہ کہیگا تو اس زیادتی کا گناہ اوس پر ہو اور  
 احمد و بخاری نے اوس میں بستہ میم عیاض بن حماد سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ اسلام نے فرمایا جو دو  
 شخص آپسین بدگوئی کرتے ہیں وہ نو شیطان ہیں آپسین کلام باطل کرتے ہیں اور ہر شے  
 بولتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ نیکی و بدی کیساں نہیں ہو سو جو کوئی نیکی کرے گا وہ  
 بدی کیون اختیار کرے تو بدی کو نیکی کے سبب فغ کر یعنی اگر کہی تیری ساتھ بدی کرے تو  
 اسکی عوض نیکی کر تیری نیکی کرنے سے اسکی بدی بڑھنے پر جائیگی اگر تو ایسا ہی کرے گا تو جو کوئی  
 تیری ساتھ دشمنی رکھتا ہو گا سو وہ دیر تک در قریب ہو جائیگا اور اس صفت کو تو جو لوگ سنا  
 ہیں وہ سخت یاد کرتے ہیں اور اس حال کو وہی لوگ سیکھتے ہیں جہاں اللہ تعالیٰ یہاں بڑا نصیب  
 ہو اور اگر تیری دلین شیطان کی طرف سے اس واس آوی کہ تجھ کو اس نیک عمل سے باز کرے تو  
 مستحالی کی جانتا کہ میں پناہ ہونڈھ مقرر یہ بات ہے کہ اللہ تعالیٰ سب سے بڑا مہربان ہے وہ تمکو  
 پناہ دے گا ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میری کئی غلام ہیں کہ مجھ کو جہنم لے گئے ہیں اور میرا  
 مال چراتے ہیں اور کہنا نہیں پاتے تو میں اونکو مارنا ہوں گالی دینا ہوں سو میرا کیا حال  
 ہو گا حضرت مسلم نے فرمایا کہ اٹھا جھکو جھٹلانا اور چوری اور زانیہ تیری گالی اور مار



ستر حساب کیا جاوے گا اگر تیری گالی اور ماراؤ کو گناہ ہو کہ ہر گز تو جگہ غنیمت ہو کی اور جو  
 اور ان کا عقاب اور گناہ برابر ہو گا تو نہ اور وہ ظلام نہ تو برابر ہو گا اور جو تیرا عقاب آنکھ گناہ  
 سو زیادہ ہو گا تو تیرے جو نہ لیا جاوے گا یہ بات شک و شبہ نہ ہو کہ نہ داری کرنے کا آپ نے  
 فرمایا کہ تو نے کلام اللہ نہیں پڑھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو ہم قیامت کے دن ہر ایک کی نذر  
 رکھیں گے ہر کسے کی کچھ نذر اور نذر تو نہیں کیا و گئی اور اگر کسی نے رائی کے دانہ بھلا کر کیا  
 ہو گا وہ سکو ہلا دیگا اور ہم تر حساب کریں گے بہت ہیں تب اس شخص نے کہا یا رسول اللہ اب میں ان  
 نذر کیسے کرے گا ان کے سوا کچھ اور بہتر علاج نہیں پاتا یا رسول اللہ میں اچھو گواہ کرتا ہوں کہ میں  
 بیشک ان کو تارا دیکھا اس حدیث کو احمد اور ترمذی نے حضرت عائشہ صدیقہ من سورت  
 کیا ہے جس میں ہے کہ اللہ جزا اگر مروی تھیں ان میں اس کا معنی ہے اگر کسی شخص  
 کو بڑائی پہنچا رہے تو اس کا بلا کر تارا کہہ کر اس کی مراد لگی ہے جو کہ کبھی بچہ بین بلی کہ جہد ثیل  
 حسن خلق اور نرمی کی تعریف میں اور کسی کی خدمت میں تذلیل کہتے ہیں ایک چیز کو دوسری  
 چیز کا نام کرنے کو یہ معنی ہے میں اور اہل زبان کی اصطلاح میں یہ کہ جن بات کا بیان  
 کرنا غرض اصلی تھا اس کو بیان کر کے دوسری اور بات جو اس مقام کے مناسب ہو سکے  
 بھی اس کے ذیل میں بیان کر دینا اب جانا چاہیو کہ جس تعالیٰ نے انہو رسول مقبول مسلم کی  
 شان والا میں فرمایا مقرر تو بہت بڑی خلق پر ہے یعنی تیری غری اور عادت بہت اچھی  
 ہے اور فرمایا تجھ پر جو رحمت خدا کی ہو اس سبب سے تو لوگوں پر نرم دل ہے یعنی رحیم ہے

کہ ہم سے اور اگر تو بدخواہ سخت دل ہوتا تو لوگ تجھ سے جدا ہو جاتے سوتو انکی نصیحت  
 سامت کر اور جو کچھ خطاکرین تو توادکھو اسطرح تعالیٰ کی جناب میں مسرت کی دعا  
 اور ہر کام میں انکے ساتھ صلاح اور مشورہ کر لیا کر اور من تعالیٰ اپنی خاص بندہ کو جس میں  
 فرمایا تو خاص بندہ کچھ وہ ہیں ازین پر امنہ نرمی و مصلحت میں اور جب حال لوگ ان سے  
 جہالت کی بات بدلتی ہیں وہ لوگ انکے جواب میں ایسی بات کہتی ہیں جو ایذا اور گناہ کو  
 پیدا و اور مسلم نے جبر سے روایت کیا جو کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی برحق  
 اور نرمی سب چیزیں محمود ہوا اور بخاری سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما  
 پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر دو مرد اور عورت لوگ میں جنگی ہو یا اور نہ ہو  
 اور اگر وہ میں مقتول ہو کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان میں سب سے زیادہ بہتر وہ ہے جسکی  
 اور عورت زیادہ ہو اور اگر وہ مرد و عورت کے برابر ہو تو وہ ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک  
 یہ مرد سلاطین اور اشراف عالمی کے سب سے زیادہ درجہ بالا و گرامی رات کی نماز پڑھتی  
 ان کے اور ان کے روزہ رکھنے والے اور جو جنگی اسلام لائے ان کے سارے عالم میں اور  
 پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کا اسطرح پیرا ہون کہ حسن حق  
 تمام اور ہر کارکن میں تو حسن خلق اور نہ کوئی کلمہ پڑا کر نیکو اللہ تعالیٰ نے جنکو پہنچا اور  
 اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حق تعالیٰ کے  
 پہنچ کر نیکو کسی کی ساتھ تواضع اور فروغ کرے اللہ تعالیٰ اسکو دنیا و آخرت میں بے شمار



